12

فارسی

ACADEMIC YEAR 2016-17
A23524281

2016-17

خواہی کہ ترا دولتِ ابرار رسد

مپسند کہ ازتو بہ کس آزار رسد

ازمرگ مَیندیش و غم رِزق مخور!

کاین ہر دو بہ وقتِ خویش نا چار رسد

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

فارسی

برایِ کلاسِ دَوازدهم

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

به نامِ خُدایِ بخشندۀ مهربان

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں

تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
منظور کردہ: وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان، اسلام آباد

فہرس

شماره	عُنوان		صَفحِه
-1	حمد	(نظم)	1
-2	نعت	(نظم)	4
-3	عین القضات همدانیؒ		7
	بر گزیده نامه ها		8
-4	شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ		10
	رُباعیّات ابو سعید ابو الخیرؒ		11
-5	دمی با شیخ ابو سعید ابوالخیرؒ		13
-6	رُود کی سمر قندی		16
	أی بخارا شادباش!	(نظم)	17
-7	ابوالفضل بیهقی		19
	امیر عادل سبکتگین و آهویِ مادّه		20

-8	فردوسی طوسی		23
	دانا و نادان	(نظم)	24
-9	عُنصُر المعالی کیکاؤس		26
	پندهایِ قابوس نامه		27
-10	فُرُودگاه	(مکالمه)	29
-11	ناصر خسرو		32
	از ماست که برماست!	(نظم)	33
-12	شیخ فرید الدین عطّارؒ		35
	رابعه عدویہؒ		36
-13	سُلطان قُطبُ الدین ایبک		39
-14	مولانا جلال الدین رومیؒ		41
-15	شعر مولانا: دوستی نادان	(نظم)	44
-16	شیخ سعدی شیرازیؒ		44
	گُلهای گلستان سعدیؒ		48
-17	نقش بانوان در پیشرفتِ فرهنگی جامعۂ اسلامی		53
-18	نظیری نیشاپوری		56
	غزل	(نظم)	57
-19	علی بن حسین الواعظ		60
	لطائف الطّوائف		61
-20	آلودگی هوا	(مکالمه)	64

21-	جلالِ آلِ احمد		67
	خسی درمیقات		68
22-	غنیمت کنجاهی		71
	در تعریفِ پنجاب	(نظم)	72
23-	محمد حجازی		74
	مار گیر	(افسانه)	76
24-	علامه محمد اقبالؒ		79
25-	از خوابِ گران خیز	نظم	82
26-	کشمیر و پاکستان		85
27-	سائین سهیلی سرکارؒ		88
28-	دربیمارستان	(مکالمه)	90
29-	در گزر گاهِ جهان	نظم	93

مصنفین: خانم ڈکتر خالده آفتاب

نوازش علی شیخ (مرحوم)

محمد خان کلیم (مرحوم)

ڈکتر غلام معین الدین نظامی

مدیر: پروفسور ڈکتر آفتاب اصغر

ایڈیٹر: ریاض حسین خانم شگفته صابر

ناشر: اُردو ڈائجسٹ لاہور۔ مطبع: محبوب پریس لاہور۔

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد اشاعت	قیمت
اکتوبر 2016ء	اول	هفتم	5,000	41.00

حمد

ثنا و حَمدِ بی پایان خدارا   که صُنعَش دَر وُجود آوَرد مارا

اِلٰها، قادِرا، پَرورد گارا   کرَیما، مُنعما، آمُرزِ گارا

خُداوندا! تو ایمان وشهادت   عطا کردی به فَضلِ خویش مارا

اَزاحسانِ خُداوندی عَجَب نیست   اگر خط دَر کِشی جُرم وخطارا

به حِقِّ پارسایان کزدرِخویش   نَیندازی مَنِ ناپارسارا

خُدایا گر تُو سعدی رابرانی   شیفع آرَد رَوانِ مُصطَفیٰؐ را

مُحمّدؐ، سَیِد ساداتِ عالَم   چراغ وچشمِ جُملِه انبیاء را

[شیخ سعدی شیرازیؒ]

فرہنگ

ثنا	:	تعریف۔
بی پایان	:	بے انتہا' بے حد۔
خُدارا	:	خُدا کے لیے۔
صُنع	:	تخلیق' فن ' کاری گری۔
صُنعَش	:	[صُنع+اش] اُس کی تخلیق۔
دروُجود آوَرد	:	[دروُجود آوَردن :پیدا کرنا] پیدا کیا۔ماضِی مطلق۔
اِلٰہا	:	[الہ+ا] اے الہ 'اے معبُود۔
مُنعِما	:	[منعم+ا] اے صاحبِ نِعمت 'اے نعمتیں عطا کرنے والے !
آمُرزِ گارا	:	[آمُزیدن :بخشنا] اے بخشنے والے !
بِہ فضلِ خویش	:	اپنے لُطف و کرم سے ۔
عَجَب نیست	:	عجیب نہیں ہے ' تعجّب کی کوئی بات نہیں ہے۔
خط در کشی	:	(خط در کشیدن) :خط کھینچ دینا ' معاف کردینا' تم معاف کردو۔
بہ حِقّ	:	کے صدقے ' کے طفیل۔
نَیندازی	:	[ازدرانداختن : دروازے سے دُھتکارنا۔ نہ +اندازی] تم نہ دُھتکارنا۔
ناپارسا	:	[نا +پارسا] گناہگار۔
برانی	:	[راندن : ہٹانا ' دُھتکارنا] تُو دُھتکارے ۔
شَیفع	:	شفاعت کرنے والا' سفارش کرنے والا۔
آرَد	:	[آوَردن :لانا۔ آرَد: مضارع] وہ لائے گا
رَوان	:	رُوح۔
سَیّد	:	سردار 'آقا۔
سادات	:	سیّد کی جمع۔
جُملہ	:	تمام'سب۔

تمرین

۱۔ مارا کِه به وُجُود آوَرد؟

۲۔ معنی "پروَردگار" چیست ؟

۳۔ چه کار ازاِحسانِ خداوندی عجب نیست؟

۴۔ چراسعدیؒ خودش را "ناپارسا" گفته است؟

۵۔ چراغ وچشم جُملِه انبیاء کیست؟

۶۔ مندرجه ذیل افعال کے مصادراوران کے معانی لکھیے : دروجود آوَرد، عطا کردی، برانی ۔

۷۔ سبق میں آنے والے جن الفاظ میں "الفِ ندائیہ" استعمال ہُوا ہے اُنھیں الگ لکھیے اور اُن کے معانی بتائیے۔

۸۔ کِسی بھی مصدر کے مضارع میں بیک وقت فعل حال کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے اور فعل مستقبل کا بھی ۔ مضارع کی نشانی یہ ہے کہ اس کا آخری حرف ہمیشہ "د" اور اس سے پہلے حرف پر ہمیشہ "زَبَر" ہوتی ہے ۔ دوسرے افعال کی طرح اس کی گردان بھی کی جاتی ہے ۔ زیرِ نظر سبق میں استعمال ہونے والے مضارع اور اُن کی مکمل گردانیں مع ترجمہ لکھیے۔

☆☆☆☆

نعت

حق جلوه گرز طرزِ بیانِ محمدؐ است
آری، کلامِ حق به زبانِ محمدؐ است

آئینه دارِ پرتوِ مہراست ماہتاب
شانِ حق آشکار زشانِ محمدؐ است

تیرِ قضا، ہر آینه در ترکش حق است
امّا گشادِ آن ز کمانِ محمدؐ است

دانی، اگر به معنئ "لولاک" وارسی
خود ہرچه از حق است، از آنِ محمدؐ است

ہر کس قسم بدانچه عزیز است، می خورَد
سوگندِ کردگار به جانِ محمدؐ است

واعظا حدیث سایۂ طوبیٰ فروگزار
کاینجا سخن زِ سروِ روانِ محمدؐ است

غالب! ثنائے خواجہ، به یزدان گزاشتیم
کان ذاتِ پاک مرتبه دانِ محمدؐ است

[میرزا غالب دہلوی]

فرہنگ

آری : ہاں، جی ہاں۔

آئینہ دار : مظہر۔

پرتو : عکس۔

بِہر : سُورج۔

آشکار : واضح، عیاں، ظاہر۔

ہرآینہ : یقینا، بہرحال۔

لَوْلَاکَ : **لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ** کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اے نبیؐ! اگر آپؐ نہ ہوتے تو مَیں آسمانوں کی تخلیق نہ کرتا!

وارسی : [مصدر:وارسیدن : پہنچنا، پالینا، سمجھ لینا] تُوسمجھ لے۔

بدانچہ : [بہ+آن+چہ] اُس چیز کی کہ جو۔

سوگند : قسم۔

کردگار : اللہ تعالیٰ ۔

طُوبیٰ : جنّت کے ایک درخت کا نام۔

فروگذار : [مصدر:فروگذاشتن:چھوڑدینا]فعلِ امر۔ جانے دے، چھوڑدے۔

یزدان : اللہ تعالیٰ ۔

مرتبہ دان : [مرتبہ+دانستن مصدر کافعلِ امر] مرتبہ جاننے والا (اسم فاعل)

تمرین

۱۔ سرایندۂ این نعت کیست ؟

۲۔ لَولاک' چه معنی دارد؟

۳۔ سوگندِ کردگار به جان کیست ؟

۴۔ این مصرع را کامل کنید: حق جلوه گر.........است۔

۵۔ " دانی " اور "وارسی "فعل کی کون سی قسم ہیں؟

۶۔ مندرجه ذیل مرکّبات میں سے مرکّبِ توصیفی اور مرکّبِ اضافی الگ کیجیے۔
کلامِ حق' سایۂ طوبیٰ' سروِروان ' ذاتِ پاک ' تیر قضا۔

۷۔ " می خوُرد" کون سافعل ہے ؟ پوری گردان اور ترجمه لکھیے ۔

عَینُ القُضات ہمدانیؒ

آپ کانام عبد اللہ بن محمّد اور لقب عَینُ القُضات تھا۔ ۴۹۲ھ بمطابق ۱۰۷۰ء میں ہمدان میں پیدا ہُوئے ۔ مُروّجہ علوم وفنون میں مہارت حاصل کی۔ اکیّس برس کی عمُر میں شیخ احمد غزالیؒ سے ملاقات ہُوئی جسے ان کی زندگی کااہم موڑ قراردیا جاسکتا ہے ۔ تصوّف وعرفان کی طرف اُن کاطبعی رُجحان اِس مُلاقات کے بعد بہت بڑھ گیا۔شیخ احمد غزالیؒ سے اُن کی کئی ملاقاتیں ہُوئیں ۔دونوں میں خط و کتابت کاسلسلہ بھی جاری رہا۔انھوں نے کئی اور مشائخ سے بھی فیض پایا۔

فارسی اور عربی تصانیف میں سے " تمہیدات" اور"مکتوبات "بہت مشہورہیں ۔ ۵۲۵ھ بمطابق ۱۱۰۴ء میں وفات پائی۔

شاعری کے ساتھ ساتھ وہ بہت عمدہ نثر بھی لکھتے تھے۔اُن کی طبیعت میں بہت جوش وخروش اوردرد وسوز تھا جواُن کی تحریروں میں بھی جھلکتا ہے ۔ اُن کی تحریریں تکلّف اور تصنع سے پاک ہوتی ہیں۔ انھوں نے تصوّف وعرفان کے مشکل موضوعات بھی بڑی سادگی اور دلآویزی سے بیان کیے ہیں۔ اُن کا اندازِ استدلال منطقیانہ ہوتاہے ۔ عشق ومحبت کی چاشنی اُن کے لفظ لفظ میں محسوس کی جاسکتی ہے ۔

برگزیدهٔ نامه ها

۱-اَرکانِ اِسلام:

بِدانکه چرا نمازوروزه وزکوٰة وحج واجب آمد برایِ حُصُولِ سعادتِ اَبدی - اَی عزیز! سعادت ازمَحبّت خُدا خیزدکه غالب گرددبر همهٔ مَحبّتها ، وعلامتِ غلبهٔ محبّتِ خُدا آن بُوَدکه محبوباتِ دیگر رادر اُو تواند باخت -

زن وفرزندومال وجاه وحیات ووطن همه محبوبات است- حج مَحکی است تاخوددرزیارتِ خانهٔ خُداتوآند که فراقِ این محبوبات اختیار کُنَد' یاحُبِّ اینها غالب است ونمی گذارَد که حج کند- روزه محک است تا خود به ترکِ اینها بتواند گفت در رضایِ خدایا این غالب است و نمی گذارد که در رضایِ خُدا گُو شند- مال از محبوبات است' زکوٰة دادن مَحَکی است'امّا نماز بالایِ این همه اَرکان است- ازعلاماتِ مَحبّت' کثرتِ ذکرِمحبوب است' ونمازذکرِ محبوبِ است ، وهرکه نمازدُوست ندارَد' نشانِ آن است که خُدامحبوبِ اونیست-

۲-ایمان:

برادرِ عزیز! بدایتِ ایمان' تصدیقِ دِل است' چنانکه شک رادرآن مجال نَبُوَد- چون این مایه از تصدیق دردُرُون حاصل بُوَد' آدمی رابرآن دارد که حَرَکات وسَکنَاتِ خودبه حُکمِ شرع کُنَد - چون چنین بوُد' او را خود راه نمایند ازجنابِ ازل- ازطاعت' هدایت خیزد- چون هدایت پدیدآید' آن تصدیقِ دل' یقین گردد- چون میوه که ازخامی به پُختگی رِسَد-

[نامه های عین القضات ہمدانیؔ]

فرہنگ

مجبوبات: محبوبہ کی جمع 'پسندیدہ چیزیں۔

تواندباخت:[توانستن+باختن] ھارسکے ' کھوسکے۔ مَحَك: کسوٹی۔

نمی گذارد: [گذاشتن: چھوڑنا' فعلِ حال منفی]نہیں چھوڑتی ہیں(ایسا) نہیں کرنے دیتی ھیں۔

بدایت:ابتدا' آغاز۔

تمرین

۱۔ برایِ چه نمازوروزہ وزکوۃ وحج واجب آمد؟

۲۔ سعادت از چه می خیزد؟

۳۔ علامتِ غلبۂ محبت خُدا چه بُوَد؟

۴۔ ذکرِ محبوب چیست؟

۵۔ چون ھدایت پدیدآید ؟ چه می شود؟

۶۔ مندرجه ذیل الفاظ کوجملوں میں استعمال کیجیے:

نمی گذارد۔ دُوست ندارد۔ چُوں۔ هر كه۔ میوہ۔

۷۔ مندرجہ ذیل مصادرسے فعل مستقبل کی گردان ترجمے سمیت لکھیں: باختن۔ رسیدن۔ گشتن۔

۸۔ مندرجه ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

رُوزہ ۔ سعادت ۔ فرزند۔ دِل ۔میوہ۔

☆☆☆☆

شیخ ابو سعیدِ ابوالخیرؒ

فارسی کے عظیم المرتبت صُوفی شاعر اور شیخِ طریقت شیخ ابو سعیدابنِ شیخ ابوالخیر ۳۵۷ھ بمطابق ۹۶۷ء میں میہنہ نامی ایک گاؤں میں پیداہُوئے۔ یہ شہر وسطی ایشائی جمہُوریہ ترکمانستان کے دارالحکومت عشق آباد سے آٹھ کلومیٹر دُور ہے۔ ۴۴۰ھ بمطابق ۱۰۴۹ء میں یہیں آپ کا انتقال ہُوااور مزار مبارک بھی یہیں ہے۔

آپ دینی عُلُوم کے حصول سے فارغ ہوکر عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے لگے تھے۔مختلف علاقوں میں جاجاکر مشائخ سے ملتے اور استفادہ کرتے تھے۔وہ پہلے ایرانی شیخ طریقت ہیں جنہوں نے اپنے عارفانہ افکار کے بیان کے لیے شاعری کاوسیلہ اختیار کیا۔ سنائی اور رُومی جیسے نامورشعراء نے اُنہی کے خرمن کی خوشہ چینی کی۔

فارسی رُباعی گوئی میں آپ کامقام بہت بلند ہے۔ آپ کی رُباعیوں کااہم موضوع توحید' مُناجات' پندو موعظت' اخلاق وحکمت اور عشق ومحبّت ہیں۔ یہ رُباعیاں اتنی سادہ اور دِلکش زبان میں کہی ہیں کہ بالکل آج کل کی فارسی میں کہی گئی معلوم ہوتی ہیں۔

رُباعی :رُباعی کالفظ عَرَبی لفظ "رُبع" سے نکلاہے۔ اِس کالفظی مطلب ہے چار۔ چونکہ یہ صنفِ سخن چار چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے' اِس لیے اِسے "رُباعی" کہا جاتاہے۔ اِس کاپہلا' دوسرا اور چوتھا مصرع آپس میں ہم قافیہ وہم ردیف ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تیسرے مصرعے میں بھی وہی قافیہ وردیف استعمال کرلیے جاتے ہیں۔ یہ ایک قدیم صنفِ سخن ہے اور فلسفیانہ وحکیمانہ موضوعات کے اظہار کے لیے پسند کی جاتی ہے۔ فارسی رباعی کے کچھ مخصوص اوزان ہیں کسی اور وزن میں کہے گئے چار مصرعے رُباعی نہیں کہلائیں گے۔رُباعی کے موضوعات کادائرہ اب خاصا وسیع ہوگیا ہے اور اِس میں عاشقانہ' رندانہ اور صوفیانہ مباحث کے علاوہ سماجی ' معاشرتی اور سیاسی موضوعات بھی داخل ہوچکے ہیں۔

فارسی رُباعی نگاروں میں حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر کے علاوہ بابا طاہر عریاں اور حکیم عمر خیّام بہت مقبول ومعروف ہیں۔

☆☆☆

رُباعیّاتِ ابو سعید ابو الخیرؒ

(۱)

راهِ توبه هر رَوش که پوَیند ، خوش است
وصلِ توبه هر جهت که جویند، خوش است
رویِ توبه هر دیده که بینند نکوُ است
نامِ توبه هر زبان که گویند خوش است

(۲)

خواهی که ترا دولتِ ابرار رسد
مپسند که از توبه کس آزار رسد
از مرگ مَیندیش وغم رِزق مخور!
کاین هر دوبه وقتِ خویش نا چار رسد

(۳)

یارب! به کَرَم برمنِ درویش نِگر
درمن مَنِگر، درکرم خویش نِگر
هرچند نَیم لایقِ بخشَایشِ تو
برحالِ منِ خستهٔ دل ریش نِگر

فرہنگ

پُویند	:	[مصدر: پُوییدن:دوڑنا]فعلِ مضارع ' وہ دوڑیں۔
دیدہ	:	آنکھ۔
مَپسند	:	پسند نہ کر۔ [پسندیدن مصدر سے فعل نہی]
آزار	:	تکلیف۔
مَیندیش	:	اندیشہ نہ کر۔[اندیشیدن مصدر سے فعل نہی]
مخور	:	نہ کھا۔ [خوردن مصدر سے فعلِ نہی]
بِنگر	:	دیکھ [نگریستن مصدر سے فعلِ امر]
نَیم	:	[نہ+اَم] میں نہیں ہوں۔
خَستِہ	:	تھکا ہارا، ٹوٹا پُھوٹا۔
دلِ ریش	:	[دِل +ریش] زخمی دل۔

تمرین

۱۔ دررباعیِ اوّل شاعر چہ کسی راخطاب کردہ است؟

۲۔ اگر خواہی کہ دولتِ ابرار بہ تو رسد باید چکار کنی؟

۳۔ شاعر دربارۂ مرگ ورزق چہ گفتہ است؟

۴۔ شاعر چراگفتہ است کہ لایقِ بخشش تونیستم؟

۵۔ آیا بہ کسی آزار رساندن خوب است؟

۶۔ دوسری اور تیسری رُباعی میں آنے والے افعالِ نہی سے افعالِ امربنایئے۔

۷۔ سبق میں سے مرکّبِ اضافی اور مرکّبِ توصیفی الگ الگ لکھیے۔

۸۔ قافیے اور ردیفیں پہچانیے۔

☆☆☆

دَمی باشیخ ابو سعید ابوالخیرؒ

(۱) درآن وقت که شیخِ ماابوسعید به نیشا پوربوُد ' یك سال مردمان سخنِ مُنجّمان وحُکمی که ایشان کردِه بوُدند ' بسیارسی گفتند' وعوام و خواصِّ خلق به یك بار درزبان گرفتِه بُودند که امسال چنین وچنین خواهد بوُد۔ یك روز' شیخ ما مجلس می گفت۔ وخَلق بسیار آمده بُود۔ بُزُرگانِ وائمۂ نیشا پورجُملِه در آنجابودند۔ به آخِر مجلس 'شیخِ ما گفت: " ماامروز شماراازاحکامِ نُجوُم سُخن خواہیم گفت ۔ "همهٔ مردم گوش وهوش به شیخ دادند تاچه خواهد گفت۔شیخ گفت:

"ای مردمان! اِمسال همه آن خواهد بُود که خُدای خواہد۔ همچنانکه پارهمه آن بُود که خُدای تعالیٰ خواست ۔" ودست به رُوی فرود آورد مجلس ختم کرد۔

(۲) خواجه عَبدُالکریم خادمِ خاصِ شیخِ ما ابو سعید بوده گفت :

"رُوزی ' درویشی مَرا بنشاندِه بُودتا ازحکایتهایِ شیخِ ما، اُورا چیزی می نوشتم۔ کسی بیامد که:"شیخ تُرا می خواند۔"برفتم۔ چون پیشِ شیخ رسیدم، شیخ پُرسید که "چه کارمی کردی؟""گفتم:"درویشی حکایتی چند خواست از آنِ شیخ، می نوشتم۔" شیخ گفت:" یا عبدالکریم! حکایت نویس مَباش، چنان باش که از تو حکایت کُنند!"

(۳) آورده اند که روزی شیخ ما، درنیشا پور به محلّه ای فرومی شد۔ وجمع متصوفه، بیش از صد وپنجاه کس با اوبه هم۔ ناگاه زنی، پاره ای خاکستر ازبام بینداخت، نادانسته که کسی می گزرد۔ازان خاکستر بعضی به جامۂ شیخ رسید۔ شیخ فارغ بود وہیچ متأثرنگشت۔ جمع دراضطراب آمدند و گفتند۔"این اِسرای باز کنیم۔" وخواستند که حرکتی کُنند۔ شیخِ ما گفت:"آرام گیرید کسی کومستوجبِ آتش بود،به خاکستر با اوقناعت کُنند، بسیار شکر واجب آید۔"

(محمّد بن منور میہنی:أسرار التوحید)

فرهنگ

مُنَجِّم	: نجومی ۔
به یك بار	: (به یک بارگی) لفظی مطلب ہے ایک ہی بار۔ مُراد ہے سب کے سب نے [یکبارگی]
درزبان گرفته بُودند:	(یہ بات) اُن کی زبان پرتھی ۔
همچنانکه	: (ہم +چنان + که) جس طرح که ، جیسا که ۔
پار :	پچھلے سال۔
دست به رُوی فرودآوَرد:	هاتھ چہرے پہ پھیرے ۔
بنشانده بُود	: (نشاندن :بٹھانا) بٹھار کھاتھا۔
اُورا :	اُس کو۔
فُرُومی شد	: (فروشدن: گزرنا) گزررہے تھے ۔
جمع :	گروہ۔
مُتَصَوِّفه	: صوفیه، درویش
پاره ای	: کچُھ حِصّه ، کچھ، تھوڑی سی۔
فارغ :	مُطمئن ، پُرسُکون۔
متأثرنگشت	: اثرنہ لیا۔
این سرای بازگنیم:	ہم اِس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے ۔ (مصدر: کندن)
مستوجب	: مستحق۔

تمرین

۱۔ شیخ ابو سعید به مردمان چه گفت ؟

۲۔ خادمِ خاصِّ شیخ ابو سعید درجوابِ سؤالِ شیخ چه گفت؟

۳۔ شیخ به خواجه عبد الکریم چه گفت؟

۴۔ آیازنی دانسته خاکستر به جامۂ شیخ انداخت یانادانسته ؟

۵۔ مندرجه ذیل افعال کے صیغے اور ترجمه لکھیے :

می گفتند۔ خواهیم گفت ۔ خواست۔ می نوشتم ۔ می گذرد۔

۶۔ نادانسته (نا+دانسته) جیسے پانچ الفاظ اور ان کے معانی لکھیے:

۷۔ فارسی میں ترجمه کیجیے:

حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیرؒ ایران کے عظیم صُوفی اور نامور شاعر تھے ۔ وہ بڑے صاحبِ دل آدمی تھے ۔ لوگ دُور دُور سے اُن کی زیارت کے لیے آتے تھے ۔ اُن کی خوبصورت باتیں لوگوں کو بہت متأثرکرتی تھیں۔ اُن کی فارسی رُباعیاں آج بھی بہت مقبول ہیں۔

رُودَکی سمرقندی

فارسی کا عظیم شاعِر رودکی سمرقندی ، چوتھی صدی ہجری میں سمرقند کے نواحی قصبے "رودک" میں پیدا ہُوا۔ اِسی نسبت سے اُسے رودکی سمر قندی کہا جاتاہے ۔وہ ایک عالم وفاضل شخص اور ماہر موسیقار تھا ۔ سامانی بادشاہوں کے دربار سے وابستہ رہا۔ وہ بینائی سے محروم تھا لیکن اس کے باوجود اس نے بڑی بھرپور عملی زندگی گزاری ۔ اس کا انتقال ۳۲۹ھ/ ۹۴۰ء میں ہُوا۔

رُودکی ، فارسی کا وہ پہلا خوش نصیب شاعرہے جِس کا دیوان محفوظ رہ گیا ہے ۔ وہ قصیدہ ، مثنوی ، غزل اور مرثیہ جیسی اصنافِ سخن میں کامل مہارت رکھتا تھا۔ اُس کا کلام آسان اور پُرتاثیر ہے ۔ اِنسانی جذبات واحساسات اور مناظرِ فطرت کے بیان میں اُسے غیر معمولی قدرت حاصِل ہے ۔ فکری اور فنّی اعتبار سے اُس کا کلام بہت اعلیٰ پائے کا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اُسے "استادِ شاعراں" اور "سلطانِ شاعراں" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے ۔

☆☆☆

اَی بُخارا شاد باش!

بُـوی جُـوی "مُـولیان" آیدهمی یــادِ یــارِ مهــربــان آیــد هـمــی

ریگِ "آمــو" ودُرشتــی هــایِ اُو زیــرِ پـایَـم پـرنیـان آیـد هـمـی

آبِ "جیجُون" ازنشاطِ رُوی دوست خِـنگِ مــارا تــامیـان آیدهـمـی

اَی بُـخــارا! شــاد بــاش و شــادزِی مِیـر سُـویَـت میهـمـان آیـد همـی

مـیـرمـاه اسـت و"بُـخـارا" آسـمـان مــاه سُـوی آسـمــان آیـد هـمـی

میـر سـرُو اسـت و بُخـارا بُـوسـتـان سَـرُوْ سُـویِ بُـوستــان آیـد هـمـی

(رود کی سمرقندی)

فرہنگ

بُوی : خوشبو

جُوی : ندی

مُولیان: بخارا کے نزدیک ایک ندی

بخارا : ازبکستان کا ایک مشہور تاریخی شہر۔ جہاں امام بخاریؒ کا مزار ہے۔

ریگ : ریت

آمو : دریائے جیحون کا پرانا نام۔

درشتی : کھردرا پن / کھردری ۔ سختی

پرنیان: ریشم

خِنگ : سفید گھوڑا۔

زی : (زیستن: جینا، مضارع زید)جیو، فعل امر۔

تمرین

۱۔ سرایندۂ این قصیده کسیت؟

۲۔ جُویِ مُولیان در کجا است؟

۳۔ شاعر از کُدام شهر ستایش کرده است؟

۴۔ بُخارا در کُدام کشور است؟

۵۔ رود کی درچه سالی فوت کرد؟

۶۔ "استعارة" کی تعریف لکھیے۔ آخری دو شعروں میں آنے والے استعاروں کی وضاحت کیجیے۔

۷۔ مندرجه ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔مہربان۔ دُرشتی۔ شادمان۔ آسمان

۸۔ سبق میں استعمال ہونے والے مرکبِ توصیفی اور مرکبِ اضافی الگ کیجئے۔

ابوالفضل محمد بن حسین بیہقیؒ

ابوالفضل بیہقی ۳۸۵ھ بمطابق ۹۶۴ء میں نیشا پور کے قصبے "بیہق" میں پیدا ہوئے۔ نیشا پور سے علوم وفنون کی تحصیل کی اور پھر سلطان محمود غزنوی کے دربار سے وابستہ ہوئے۔ ایک طویل عرصہ غزنوی سلاطین کی ملازمت میں رہے۔ بعد میں ملازمت چھوڑ دی اور باقی زندگی تصنیف و تالیف میں بسر کی۔

بیہقی کی شہرۂ آفاق تصنیف "تاریخِ آلِ سبکتگین" ہے، جسے "تاریخ مسعودی" یا"تاریخ بیہقی" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب، فارسی کی اہم ترین تاریخوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ ایک ضخیم کتاب تھی، مگر اس کا بہت سا حصّہ ضائع ہو گیا ہے۔ جو حصّہ باقی رہ گیا ہے وہ سلطان محمود غزنوی کے بیٹے سلطان مسعود غزنوی کے دَورِ حکومت کے دس برسوں کے احوال پر مشتمل ہے۔

تقریباً ایک ہزار سال پہلے لکھی جانے والی یہ کتاب، فارسی نثر کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ اس کا اُسلوبِ تحریر مجموعی طور پر سادہ، سلیس اور رواں ہے۔ مصنف نے کہیں کہیں ادبی اندازِ نگارش بھی استعمال کیا ہے۔"تاریخِ بیہقی" میں بڑے فطری انداز میں واقعات کا بیان ملتا ہے جنھیں پڑھ کر وہ زمانہ آنکھوں کے سامنے مجسّم ہوجاتا ہے۔ کتاب کو دلچسپ بنانے کے لیے افسانوی اور ڈرامائی انداز بھی اختیار کیا گیا ہے اور سبق آموز حکایات بھی دی گئی ہیں۔

☆☆☆

امیر عادل سبکتگین و آهویِ مادّه

امیر سبکتگین که بامن، شبی اَحوال و اَسرارِ خویش باز می نمود: گفت:"پیشتر از آن که من به غزنین اُفتادم، یك رُوز بر نشستم نزدیك نمازِ دیگر، وبه صحرا رفتم- یك اَسپ داشتم- سخت دَونده بود- چنانکه هر صیدی که پیش من آمدی، باز نرفتی- آهویی دیدم مادّه وبچه باوی .اسب رابر انگیختم. بچّه ازمادر جُدا ماند- بگر فتمش- برزین نهادم وباز گشتم-

رُوز نزدیكِ نمازِ شام رسیده بود- چون لختی براندم، آوازی به گوشِ من آمد- بازنگریستم- مادرِ بچّه بود که براَثرِ من می آمدوغریومی کرد- اسپ برانیدم به طَمع آن که مگروی نیز گرفته آید- بتاختم- چون باد، از پیشِ من برفت- باز گشتم- دوسه بار همچنین اُفتاد- این بیچاره می آمد ومی نالید، تا نزدیكِ شهر رسیدم- مادرش نالان نالان می آمد- دِلم سُوخت- با خود گفتم: "از این آهوبَرّه چه خواهد آمد؟براین مادر مهربان رحمت باید کرد!"

بچهٔ را به صحرا اندا ختم-سوی مادر بِدَ وید وهر دو غَرِیو کردندد برفتند سُویِ دشت- من به خانهٔ رسیدم- شب تاریك شدِه بود- اسبم بی جو بمانده- سخت تنگ دل شدم- چون غمناکی در وثاق بخفتم-به خواب دیدم پیر مردی راکه مَرامی گُفت"یا سبکتگین!بدانکه آن بخشایش که برآن آهویِ مادّه کردی وآن بچکک بدو دادی، ماشهری را که آن را غزنین گویند، به تو و فرزندانِ تو بخشیدیم- من رسولِ آفرید گارم!"

من بیدار شدم وقوی دل گشتم وهمیشهٔ ازاین خواب همی اندیشیدم واینك بدین درجه رسیدم-

تاریخ بیهقی

فرہنگ

بازمی نمود : (باز نمودن : بیان کرنا۔ فعل ماضی استمرادی) وہ بیان کررہا تھا۔

بَرنشستم : بر(اسب) نشستم، میں گھوڑے پر سوار ہوا۔

به غزنین افتادم : غزنی آنے کا اتفاق ہوا۔

نمازِ دیگر : نمازِ عصر۔

سخت دَونده : تیز رفتار(دویدن مصدر، (دو) ......دو+نده: اسم فاعل)

صید : شکار۔

آمدی : می آمد: آتا تھا، قدیم نثر میں ماضی استمراری اس طرح ہوتی تھی۔(آمد+ی)

باز نرفتی : باز نمی رفت: واپس نہیں جاتا تھا۔

برانگیختم : (برانگیختن: بھڑکانا) میں نے دوڑایا، فعل ماضی مطلق۔

بگرفتمش : (بہ+گرفت+م+ش) میں نے اُس کو پکڑ لیا۔ فعل ماضی مطلق۔"بہ" کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

بر اثرِ من : میرے پیچھے پیچھے۔

غریومی کرد : ماضی استمراری، وہ غرّا رہی تھی، وہ آہ وفریاد کر رہی تھی۔

برگردانیدم : (برگردنیدن: لوٹانا،موڑنا) میں نے واپس موڑا۔ فعل ماضی مطلق۔

گرفته آید : پکڑی جائے۔

بِتاختم : (تاختن: حملہ کرنا، پیچھا کرنا) میں نے حملہ کیا۔ فعل ماضی مطلق۔"بہ" کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

همچین اُفتاد : همچنین اتفاق افتاد: اسی طرح اتفاق ہوا۔

نا لان نالان : (نالیدن: رونا......نال+ان) روتی روتی۔

دلم سُوخت : میرا دل پسیجا، مجھے رحم آیا۔

آهوبرِه : ہرنی کا بچّہ۔

رحمت باید کرد : رحم کرنا چاہیے۔

تنگدل : افسردہ، آزردہ، دل گرفتہ۔

وثاق : کُٹیا، گھر

پیر مردی : ایک بوڑھا آدمی۔

بچّکک : (بچہ+ک)بچہٴ کوچک، چھوٹا بچہ۔

آفرید گار : پیدا کرنے والا، خدا۔

تمرین

۱۔ امیر سبکتگین به کجا رفت؟

۲۔ امیر سبکتگین در صحرا چه کرد؟

۳۔ وقتی بچه آهورا گرفت، مادرش چه کرد؟

۴۔ چرا بچه رارها کرد؟

۵۔ امیر سبکتگین چه کسی رادر خواب دیده بود؟

۶۔ "آمدن" اور "رفتن" سے ماضی مطلق کی گردان کیجیے۔

۷۔ نشستند، دید ید، راندیم، گفتم، کرد کو جملوں میں استعمال کریں۔

۸۔ مندرجه ذیل جملوں کا فارسی ترجمه کیجیے۔

۱۔ وہ گھوڑے پر سوار ہوا۔

۲۔ میں نے ایک ہرنی دیکھی۔

۳۔ ایک آواز میرے کان میں پڑی۔

۴۔ اُس کی ماں میرے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔

۵۔ میں صبح سات بجے بیدار ہوا۔

☆☆☆

فِردَوسی طُوسی

فارسی کے عظیم شاعر ابو القاسم فردوسی، چوتھی صدی ہجری میں ایران کے مردم خیز قصبے طُوس میں پیدا ہُوئے۔ وہ اپنی شہرۂ آفاق مثنوی "شاہنامہ" کی بدولت زندۂ جاوید ہیں۔ یہ مثنوی سلطان محمود غزنوی کے عہد۔ (۳۸۷ھ۔ ۴۲۱ھ) میں مکمّل ہُوئی۔ فارسی ادب کی تاریخ میں یہ زمانہ "عصرِ فردوسی" کے نام سے مشہور ہے۔ فردوسی نے "۴۱۱ھ بمطابق ۱۰۲۵ء میں وفات پائی اور اپنے آبائی قصبے طُوس میں دفن ہُوئے۔

شاہنامہ ساٹھ ہزار اشعار پرمشتمل ایک طویل مثنوی ہے۔ یہ ایران کی منظوم سیاسی اور معاشرتی تاریخ ہے۔اس کا پہلا حِصّہ داستانی عناصر پرمشتمل ہے، دوسرے حِصّے میں نیم تاریخی واقعات اور تیسرے حِصّے میں تاریخی حقائق بیان کِیے گئے ہیں۔ یہ بُنیادی طورپر ایک ایسی مثنوی ہے جِس میں میں جنگ وجدل کی داستانیں منظوم کی گئی ہیں لیکن اس میں جابجا ایسے اشعاربھی مِلتے ہیں جن کا موضوع ادب واخلاق ہے۔ اس اعتبارسے شاہنامہ کی اہمیّت دوچند ہوگئی ہے۔

فرووسی کا کلام سلاست اور فصاحت وبلاغت کااعلیٰ نمونہ ہے۔ ہزارسال گزرجانے کے باوجود، شاہنامہ کی زبان موجودہ زمانے کی زبان معلوم ہوتی ہے۔ خوبصورت تشبیہات واستعارات اور دلنشین کنایات نے شاہنامہ کافنّی مرتبہ بہت بلند کردیا ہے۔قِصّہ گوئی اور داستان نویسی کے لیے جوڈرامائی اسلوبِ بیان ضروری ہوتاہے، فردوسی نے اسے بھی ملحوظ رکھا ہے۔ ان خصوصیات نے شاہنامہ کو ایک عالمی اَدبی شاہکار بنا دیا ہے اور دُنیا کی بہت سی زبانوں میں اس کے تراجم ہوچکے ہیں۔

☆☆☆

دانا ونادان

سُخَن چون برابر شود با خرد ‌ ‌ ‌ ‌ روانِ سراینده رامش بَرَد

توچند انکه باشی سخنگوی باش ‌ ‌ ‌ ‌ خرد مند باش وجها نجوی باش

نگر تا چه کاری ، همان بدروی ‌ ‌ ‌ ‌ سخن هر چه گویی ، همان بشنوی

دُرُشتی زِ کس نشنوی ، نرم گوی ‌ ‌ ‌ ‌ سخن تا توانی به آزرم گوی

چو با مردِ دانا ت باشد نشست ‌ ‌ ‌ ‌ زبردست گردد سرِ زیردست

ز گفتارِ دانا توانا شوی ‌ ‌ ‌ ‌ بگویی از آن سان کز و بشنوی

زِنادان بنالد دلِ سنگ و کوه ‌ ‌ ‌ ‌ ازیرا ندارد دبرِ کس شکوه

(شاهنامهٔ فردوسی)

فرہنگ

روان : رُوح

سراینده : (سرای+نده) گہنے والا۔

رامش : اطمینان وسکون۔

جہانجوی : (جہان+جُوی) دنیا کو تسخیر کرنے والا۔ دُنیا کو طلب کرنے والا۔

کاری : (کاشتن: بونا، مضارع: کارَد) تو بوتا ہے *ابوئے* گا۔

بدروی : (درودن:فصل کاٹنا،مضارع:درود)تو کاٹتاہے *اکاٹے* گا۔

دُرشتی : سختی۔ کھردرا پن۔

آزرم : نرمی، شرم وحیا۔

ازیرا : (از+این+را) اس لیے۔

برکس : کسی کے ہاں، کسی کے نزدیک۔

شکوه : شان وشوکت۔

تمرین

۱۔ چون سخن با خرد برابر شود چه می شود؟

۲۔ فردوسی سخنگو راچه توجیه کرده است؟

۳۔ آدم از گفتارِ دانا چه می شود؟

۴۔ دل سنگ وکوه ازچه کسی می نالد؟

۵۔ مرکّب اضافی اور مرکّب توصیفی الگ الگ لکھیے:

روانِ سراینده۔ مردِ دانا۔ گفتارِ دانا۔ سر زیردست۔ دل سنگ وکوه۔

۶۔ سخن گو(سخن+گو) اور خرد مند(خرد+مند) جیسے پانچ پانچ الفاظ لکھیے۔

۷۔ "دانا ونادان" کے اشعار میں آنے والے افعالِ امر لکھیے۔

☆☆☆

عُنصُر المعالی کیکاؤس

امیر عُنصر المعالیٰ کیکاؤس بن اسکندر بن قابوس ۴۱۲ ہجری بمطابق ۱۰۲۱ء میں ایران کے مشہور زیاری خاندان میں پیدا ہوئے۔ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں گرگان، گیلان اور طبرستان کے علاقوں میں اس خاندان کی حکومت تھی۔ عنصر المعالی نے مروجّہ علم وفنون میں مہارت حاصل کی۔ ۴۷۵ھ میں اُنھوں نے اپنے بیٹے گیلان شاہ کی تربیت کے لیے "نصیحت نامہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کو عرفِ عام میں "قابوس نامہ" کہا جاتا ہے۔ عنصر المعالیٰ کا سالِ وفات معلوم نہیں، البتہ یہ طے ہے کہ وہ ۴۷۵ھ تک ضرور زندہ تھے۔

یہ کتاب ایک دیباچے اور چالیس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں راہنما اصول بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں اپنی زندگی کے رنگا رنگ تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ پیش کردیا ہے۔ اُن کا لب ولہجہ اتنا پر خلوص، سادہ اور درد مندانہ ہے کہ جس کی مثال نہیں مِلتی۔

قابوس نامہ پانچویں صدی ہجری کی فارسی نثر کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا اسلوبِ نگارش سادہ، سلیس، اور دلچسپ ہے۔ اہم حکایات اور اپنی زندگی کے مختلف واقعات کی مدد سے مصنّف نے خودی، خود داری، قناعت، حُسنِ اخلاق اور دیانتداری کا درس دیا ہے۔ "قابوس نامہ" میں اپنے عہد کی ثقافت کی جھلکیاں بھی ملتی ہیں۔ دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوچکا ہے۔

☆☆☆

پَند هایِ قابوس نامه

بِدان أی پسر کـه مردم بی هُنَر دائم بی سود بود،چون مُغیلان که تن دارد وسایه ندارد، نه خود راسُود کُـنـد و نـه غیررا. بـدان کـه از همهٔ هُنَرها بهترین،سخن گفتن است. جـهد کُن تا سُخن برجای گویی. سُخن نا پرسیده مگوی واز گفتارِ خیره پرهیز کُن، چُون باز پُرسند،جُز راست مگوی. وتا نخواهند، کس را نـصیحـت مـگـوی وپند مَدِه. ازیارِ بد اندیش و بد آموز بگریز. تابتوانی، نیکی از کس دریغ مدار که نیکی یك رُوز بَر دهد. به فضل و هُنر خویش غرّه مباش وپندار که توهمه چیزی بدانستی.

بِدان أی پسر کـه مرد مان تازنده باشند،ناگزیر باشند ازدُوستان. دوستِ نیك، گنجی بُزُرگ است. چون دوستِ نوگیری، پُشت با دوستانِ کُهن مَکُن.هر که از دُوستان نَیَند یشد،دُوستان نیزاز ونَیَند یشند. بـامرد مان دوستی میانِه دار. بردُوستان به اُمیّد، دِل مَبَند که من دُوستانِ بسیار دارم. دوستِ خاصهٔ خویش، خـود بـاش. دوستی که بی جرم،دل از تو بردارد،به باز آوَردنِ او مشغول مَبَاش. ونیزاز دوستی طامع دُور باش که دوستی اُو باتو، به طَمَع باشد نه به حقیقت.

بـدان أی پسر کـه مَن پیر شُـدَم و ضـعیفی و بی نِیرویی بر من چیره شد. من نامِ خویش را در دایرهٔ گـزشتگان یافتم. اگر تواز گفتارِ من بهرهٔ نیکـی نَجُویی، جُویند گانِ دیگر باشند که شنو دن و کار بستنِ نیکـی غـنیمت دارند. اگرچه سرشت روزگار بر آن است که هیچ پسر، پندِ پدرِ خویش را کار بند نَبَاشد، چه آتشی در دلِ جوانان است، از رُویِ غفلت، دانشِ خویش برتر از دانشِ پیران بینند.اگرچه این سخن مرا معلوم بود. مهرِ پدری مر انگذاشت که خاموش باشم.

فرہنگ

مُغیلان : خاردار جھاڑی۔
سُود : فائدہ۔
برجای : اپنے مقام پر، مناسب، صحیح
خیرہ : فضول، بیہودہ
بداندیش : (اندیشیدن: سوچنا.....اندیشد مضارع اندیش:امر..... بد+اندیش)برا سوچنے والا ۔
بد آموز : آموختن: سیکھنا / سکھانا، آموزد مضارع آموز: امر،بد + آموز ۔ بری باتیں سکھانے والا۔
غرّہ : مغرور
ناگزیر : جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔
میانہ : مُعتدل، متوازن۔
بی نیروبی : بے طاقتی، کمزوری
چیرہ : غالب۔
گزشتگان : (گذشتہ کی جمع) گزرے ہوئے لوگ، مرحومین۔
بهرهٔ نیکی نجوبی : (بہرہ جُستن: حصّہ لینا، فائدہ اُٹھانا)تو صحیح فائدہ نہ اُٹھائے۔
جُویندِ گان : (جُستن: ڈھونڈنا۔جوید مضارع۔ جوی امر، جوی+ندہ: ڈھونڈنے والا)جوئندہ کی جمع، ڈھونڈنے والے لوگ ۔
سرشت : فطرت،روش، معمول۔

تمرین

۱۔ بهترینِ هُنَرهاچسیت ؟
۲۔ دوستِ نیک چه اهمیّتی دارد؟
۳۔ چرابايد از دوستِ طامع دُور باشيم؟
۴۔ چرا نویسنده نامِ خویش رادر دایرۂ گزشتگان می یابد؟
۵۔ چرا جوانان، دانشِ خویش را بر ترمی دانند؟
۶۔ سبق میں استعمال ہونے والے افعالِ امرونہی الگ الگ لکھیے۔
۷۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:
پسر۔ سخن۔ مردمان۔ دوستان۔ پیر۔ گذشتگان۔ جُویند گان۔
۸۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر اور ان کے معانی لکھیے: دارد۔ پُرسند۔ مپندار۔ مَبَند۔ یافتم

☆☆☆

فُرُود گاه

رُوز شنبهِ بُود۔ آقاي حميد و أعضاي خانواده اش، بعد ازناهار، در اتاقِ پذيرائي داشتند باهم صحبت مي كردند۔يكدفعه زنگِ تلفُن به صدا درآمد۔ سعيد فوري، گوشي را برداشت و از أتاقِ مُجاوَر صدا كرد:

"پدر جان، پدر جان! عموجان شما رامي خواهند۔"

آقاي حميد:"آلو،آلو...... من حميد هستم -بلي، بلي، صداي شما مي رسد۔ كجائيد؟ازلندن كَي آمديد؟مطمئن باشيد۔ ماسرِ وقت به فرود گاه مي رسيم۔"

همينكه به أتاقِ پذيرايي بر گشت، خَانُمَش پُرسيد:"مجيد وزن وبچّه هايش چطور اند؟"

آقاي حميد:"إن شاء الله فردا شب خودِ تان آنها رامي بينيد!"

خانم حميد:"چطور؟آنها كه درلندن هستند؟"

آقاي حميد:"امّا ازيكشنبهٔ گذشتهِ در كراچي هستند وفردا اينجامي آيند۔"رُوزِ بعد، آقاي حميد با خانواده اش بِه فُرُود گاهِ بين َالمِلَلي لاهور رسيد۔

آقاي حميد: (خطاب به مأمورِ اطّلاعات)"ببخشيدآقا، پروازِ شمارهٔ ۳۰۱ سرِ وقت است يا تأخير دارد؟"

ماموراِطلاّعات:"سرِ وقت است،آقا جان! اصلاً تأخير ندارد۔"

آقا يِ حميد:"آقا خيلي مُتشِكّرم!"

فرود گاه خيلي شلوغ بود۔ خانواد هٔ آقاي حميد به بالكُن رفتند۔ دُرُست ساعتِ پنج بعد از ظهر،هوا پيماي شركت هوا پيمابي پاكستان رُوي باندِ فرود گاه فرود آمد وباسرعتِ زياد،مِثلِ ماشينِ بُزُرگي شروع به راندن كرد۔ يَوَاش يَوَاش از سُرعَتَش كاسته شد۔ همينكه مُتَوَقَّف گرديد، فوري نرد بانِ مُتحَرك را بادرِ آن وَصل كردند ومسافران شروع كردند به پياده شدن۔ بالآخره آقاي مجيد وزن وبچّه هايش هم بيرون آمدند۔

آقاي حميد: (در حالي كه آقاي مجيد رابه آغوش گرفته است)"سلام برادرِ عزيزم!خيلي خوش آمديد۔ چشمِ ماروشن۔"

خانمِ مجيد:"سلام بَرادرجان! زن داش جان شما چطوريد؟"

خانم حميد: "خدارا شكر، خوبَم۔ شما خوب هستيد؟مسافرتِ شما خوش گزشت؟"

آقاي حميد:"بفرماييد راه بيُفتيم-بايد هرچه زود تربرسيم منزل۔ آخر خستهِ هستيد!"(رُو بهِ سعيد) سعيد جان! طبق قرار، شما با نويد، باتا كسي بيا بيد۔"

سعيد:"چشم، بابا جان۔ خيالِتان راحت باشد!"

(دكتر اعجاز احمد نديم)

فرهنگ

أعضا : (عُضو کی جمع)ارکان،افراد۔

خانوادِہ : خاندان۔

ناهار : دوپہر کا کھانا

أتاقِ پذیرایی : ڈرائنگ روم۔ اچانک۔

یکدفعه : (یک+دفعه)

زنگ : گھنٹی

تِلفُن : ٹیلی فون۔مفَرس لفظ ہے۔

گوشی : ریسیور۔

أتاقِ مُجاوِر : بغلی کمرہ،ساتھ والا کمرہ۔

آلو : پہلوا مغرس(فارسی بنایا گیا) لفظ ہے۔

فرود گاه : ائیر پورٹ

همینکه : (همین+کہ)جُونہی۔

بین المِلَلی : بین الاقوامی، انٹرنیشنل۔

مامورِ اطلاّعات : انکوائری آفیسر۔

پرواز : فلائٹ

شلوغ : ہجوم، بھیڑ

بالکُن : بالکونی(مُفَرَّس لفظ ہے)

هوا پَیما : طیّارہ، ہوائی جہاز

شرکتِ هواپیمایی : ہوائی جہازوں کی کمپنی

باند : رَن وے(مفَرَّس لفظ ہے)

یَوَاش یَوَاش : آہستہ آہستہ۔

از سُرعتش کاسته شد: اُس کی رفتار میں کمی آگئی۔

مُتَوَقِّف : ساکن، ٹھہرا ہوا۔

نردبان : سیڑھی۔

وَصل کردند : انھوں نے ملادی،ساتھ لگادی۔

داداش : بھیّا۔

زنِ داداش	:	بھابھی۔
ہرچه زودتر	:	جتنا جلد ممکن ہو۔
طِبقِ قرار	:	پروگرام کے مطابق۔
تاکسی	:	ٹیکسی(مُفَرَّس لفظ ہے)
خیالتان راحت باشد:		آپ مطمئن رہیے!

تمرین

۱۔ آقایِ حمید و خانواده اش در کجا نشسته بُوند؟

۲۔ کهِ گوشی رابرداشت؟

۳۔ وقتی هوا پیما ایستاد،چه چیزی را به آن وَصل کردند؟

۴۔ آیا هَوا پیما تأخیری داشت؟

۵۔ چرا سعید ونوید باتا کسی بر گشتند؟

۶۔ غیر ملکی زبانوں کے وہ اَلفاظ جو معمولی تبدیلی سے فارسی میں استعمال کرلیے جاتے ہیں،"مُفَرَّس" الفاظ کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں آنے والے مُفَرَّس الفاظ الگ لکھیے۔

۷۔ مندرجه ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اُتاقِ پذیرایی۔ خیلی مُتَشکّرم۔ ببخشید۔ چشم۔ خیالِتان راحت باشد۔

۸۔ ضمائر متّصل کو مُنفصل میں تبدیلی کیجیے:

خانواده اش ۔ خانمش۔ خودِ تان۔ خیالِتان۔

☆☆☆

ناصِر خُسرو

حکیم ابو مُعین ناصر بن حارث ایک عظیم فارسی شاعر اور ادیب تھے۔ وہ ۳۹۴ھ/۱۰۰۳ء میں بلخ کے نواحی قصبے قُبادیان میں پیدا ہوئے اور بلخ میں مُروجّہ علوم کی تحصیل کی۔ وہ غزنوی حکومت میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ بعد میں وہ چغری بیگ کے دربار سے بھی وابستہ رہے۔ چالیس برس کی عمر میں انھوں نے سرکاری ملازمت چھوڑ دی اور چار بار حج بیت اللہ سے مُشرف ہوئے۔ انھوں نے عالمِ اسلام کی سیاحت کی اور پھر اسماعیلی عقائد و نظریات کے پرچار کے لئے بلخ اور بدخشاں میں مقیم ہو گئے۔ ۴۸۱ھ/۱۰۸۸ء میں انھوں نے بدخشاں میں وفات پائی۔

وہ ایک بلند پایہ ادیب اور قادرالکلام شاعر تھے۔ اُن کا دیوان تقریباً بارہ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ "روشنایی نامہ" اور "سعادت نامہ" کے نام سے دو اخلاقی مثنویاں بھی ان کے نام سے منسوب ہیں۔ اُن کی نثری تخلیقات میں "زادُ المسافرین"، "جامع الحکمتین" "وجہِ دین" اور "سفر نامہ" بہت معروف ہیں۔

اُن کی شاعری کا بُنیادی موضوع اَخلاقی وحکمت اور پندو موعظمت ہے۔ اُن کی زبان سادہ، رواں اور پختہ ہے۔ اُنھوں نے بڑے خوبصورت انداز میں اخلاقی موضوعات بیان کیے ہیں۔ اُن کا اُسلوب بہت زور دار اور اثر انگیز ہے۔

☆☆☆

ازماست که برماست

رُوزی، زِ سرِ سنگ، عُقابی به هوا خاست و اندر طَلَبِ طُعمه، پروبال بیاراست

برراستیِ بال نَظَر کرد و چُنین گفت "امروز همه رُویِ زمین زیرِ پرِ ماست

براوج چو پرواز کُنَم از نظرِ تیز می بینم اگر ذرّه ای اندر تهِ دریاست

گر بر سرِ خاشاک یکی پشّه بجُنبَد جُنبیدنِ آن پشّه عیان در نَظَرِ ماست"

ناگه زِ کمینگاه یکی سخت کمانی تیری زِقضایِ بدی بگشاد براوراست

بر خاک بیفتاد وبغلتید چوماهی وانگاه پرِ خویش گشاد از چَپ وازراست

زی تیرنگه کرد پرِ خویش بر او دید گفتا: "زِ کهِ نالیم که ازماست که برماست"

(حکیم ناصر خسرو)

فرهنگ

طُعمِه	:	خوراک، غذا
پَشّه	:	مچھر۔
ماهی	:	مچھلی۔
زی	:	(سوی) کی طرف
ازماست که برماست:		جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

تمرین

۱۔ عقاب در جستجوی چه چیز پرواز کرد؟

۲۔ چون به شهپرش نگاه کرد چه گفت؟

۳۔ تیر انداز سخت کمانی چه کرد؟

۴۔ وقتی عقاب تیر خورد، چه شد؟

۵۔ عقاب هنگامِ مرگ چه گفت؟

۶۔ مندرجه ذیل الفاظ جملوں میں استعمال کیجیے:

روزی۔ پروبال۔ می بینم۔ پرواز۔ عیان

۷۔ تشبیه کیا ہوتی ہے؟اس سبق میں دی جانے والی تشبیه کی وضاحت کیجیے۔

۸۔ مندرجه ذیل افعال کو منفی بھی بنائیے اور سوالیه بھی:

خاست۔ گفت۔ بیفتاد۔ بگشاد۔ نالیم۔

☆☆☆

شیخ فرید الدّین عطّار نیشا پوریؒ

شیخ فرید الدّین عطار ۵۴۰ہجری /۱۱۱۶ء میں ایران کے مشہور شہر نیشا پور کےایک نواحی گاؤں "کدکن" میں پیدا ہوئے۔ مروجّہ علوم کی تحصیل کے بعد وہ اپنے آبائی پیشے طبابت میں مشغول ہو گئے۔ اُنھیں بچپن ہی سے تصوّف اور صوفیاء سے دلچسپی تھی اور وہ شعر وسخن کی خداداد صلاحیت بھی رکھتے تھے۔ آخر وہ حلقہ ٔ صوفیاء میں بھی شمع انجمن بن گئے اور شعر ادب میں بھی انتہائی ممتاز مقام پر فائز ہوئے۔ ایران پر تاتاریوں کے حملے کے دوران۶۱۸ھ/۱۲۳۰ء میں اُن کی شہادت ہوئی۔اُن کا مقبرہ نیشا پور میں ہے۔

شیخ فرید الدّین عطارؒ فارسی کے عظیم صوفی شاعر ہیں۔ ان کی صوفیانہ مثنویاں آج بھی محبت وعقیدت سے پڑھی جاتی ہیں۔ اُن کی ایک عارفانہ مثنوی "مَنطِقُ الطّیر" کو بہت مقبولیت نصیب ہوئی۔ غزل میں بھی اُن کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ وہ فارسی شاعری میں عرفانی موضوعات متعارف کرانے والے ابتدائی شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ مولانا جلال الدّین رومیؒ جیسے عظیم مفکر اور صوفی شاعر نے انھیں اپنا پیشرو تسلیم کیا ہے۔

فارسی رُباعی کی تاریخ میں بھی عطّارؒ کا نام بہت نمایاں ہے۔ وہ پہلے فارسی شاعر ہیں جنھوں نے اپنی رُباعیوں کا ایک جداگانہ دیوان مرتب کیا، جس کا نام "مختار نامہ" ہے۔ تعداد میں کثرت کے علاوہ ان رُباعیوں کا فکری وفنّی معیار بھی بہت بلند ہے۔

شیخ فریدالدّین عطّارؒ کی واحد نثری تخلیق کا نام "تذکرۃُالاولیاء" ہے۔ اس میں مختلف اولیائے کرام کے حالات و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ تذکرۃالاولیاء کی نثر بہت سلیس، شُستہ اور رواں ہے۔ بعد میں آنے والے اکثر وبیشتر تذکُرہ نگاروں نے اس اہم کتاب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب کے دلکش اُسلوب نگارش سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ عطّار عظیم شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب نثر نگار بھی تھے۔

☆☆☆

رابعـهٔ عَدَویّة(بصریّه)

آن شـب کـه رابعـه در وُجـود آمـد، درخانهء پَدَرَش چندان جامِه نَبُود که او را در آن پیچند، و قطره ای روغن نَبُود وچراغ نَبُود۔ پِدَرِ او راسه دُختر بود، رابعه چهارم بود۔از آن، رابعه گویند۔

چون رابعه بُزرگ شد، پدرو مادرش بمردند۔ ودربصره قَحطی عظیم پیدا شد۔ و خواہران مُتفرّق شدند۔ و رابعه به دستِ ظالمی اُفتاد۔ اور رابه چند دِرَم بفروخت۔ آن خواجه، او رابه رنج و مشقّت، کارمی فرمود۔ روزی بیفتاد و دستش بشکست۔ رُوی بر خاك نهـاد و گـفت:"اللهی! غریبم و بی مادر وپدر،واسیرم و دست شکسته۔ مرا از این هَمِه هیچ غم نیست، اِلّا رضایِ تو می باید۔"

پس رابعـه بـه خـانـه رفت ودایم رُوزه داشتی و هَمِه شب نماز کردی وتابه رُوز برپای بُودی۔ شبی، خواجه از خوابِ در آمد۔ آوازی شنید۔ نگاه کرد۔ رابعه را دید در سجده، که می گفت:"اللهی! تو می دانی کـه ہوایِ دلِ مـن در مـوافقت فرمانِ تواست،وروشنایی چشم من در خدمتِ درگاهِ تو۔ اگر کار به دستِ من اَستی، یك ساعت از خدمتَت نیا سود می۔ امّا تو مرا زیرِ دستِ مخلوق کرده ای۔ به خدمتِ تو، از آن دیر می آیم۔"

خـواجه نگاه کرد۔ قندیلی دید بالایِ سر رابعه آویخته، مُعَلّق بی سلسله ای، وهمهء خانه نُور گرفته۔ بر خاست وباخود گفت:"اُورا به بندگی نتوان داشت!" پس رابعه راگفت:"تو را آزاد کردم۔ اگر اینجا باشی، ماهَمِه خدمتِ تو کُنیم، واگر نمی خواهی ، هر جا که خاطِرِ تواست، می روا" رابعه دَستُوری خواست و برفت و به عبادت مشغول شد۔

(تذکرةُ الاولیایِ عطّار)

فرهنگ

چندان	:	اتنا، اس قدر۔
جامه	:	کپڑا۔
پیچند	:	(مصدر: پیچیدن: لپٹینا) مضارع ، لپیٹیں۔
ازآن	:	اِس وجه سے ، اِس لیے۔
مُتَفَرّق	:	جُدا ، الگ الگ۔
خواجه	:	آقا، مالک۔
کارمی فرمود	:	(مصدر: کارفرمودن : کام پر لگانا)ماضی استمراری 'کام پرلگائے رکھتا تھا۔
نمازمی کردی	:	نمازمی کرد، وہ نماز پڑھتی تھیں۔
برپای بودی	:	وہ حالتِ قیام میں رہتیں - (برپابودن :پیروں پر کھڑے رہنا)
هوا	:	خواہش ، جدیدفارسی میں موسم اور فضا کے لیے استعمال ہوتاہے -
نیاسودمی	:	(نه+آسودم + ی) نمی آسودم ، مَیں آرام نه کرتی ، نه رُکتی۔
مُعَلّق	:	لٹکاہُوا۔
دیر آمدن	:	بدیر آمدن،دیر سے آنا۔
سلسله	:	زنجیر
دستور	:	حکم، اجازت، قانون۔ جدید فارسی میں گرامر کو"دستورِ زبان"کہتے ہیں۔

تمرین

۱۔ درشبی که رابعه به دُنیا آمد،وضع خانهء پدرش چطور بود؟

۲۔ علتِ تسمیّهء رابعه چه بود؟

۳۔ وقتی خواجه از خواب بیدار شد، چه دید؟

۴۔ خواجه به رابعه چه گفت؟

۵۔ این درس نوشتۂ کیست؟

۶۔ مندرجه ذیل ضمائر میں سے متّصل اور منفصل جدا کیجیے۔ اور ان کے معانی لکھیے:
پدرش۔ غریبم۔ رضایِ تو۔ دل من۔ خدمتَت۔

۷۔ تیسرے پیراگراف میں"داشتی"، "کردی" اور"بودی" کن معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

۸۔ مندرجه ذیل حروف کے معانی لکھیے اور انھیں آسان جملوں میں استعمال کیجیے:
در۔ را۔ از۔ با۔ به۔

☆☆☆

سُلطان قُطبُ الدّین اَیبک

سُلطان قُطب الدین ایبک مثل محمد بن قاسم و سُلطان محمود غزنوی و سُلطان شهاب الدّین غوری از بنیانگزاران معنوی پاکستان است۔ اوه قرنها پیش، در سالِ ۶۰۷ه /۱۲۱۰ء در لاهور فوت کرد۔ مزارِ وی در کنارِ بازارِ معروفِ لاهور به نام "انار کلی" قرارداد۔

سُلطان قطب الدّین ایبك موسسّ خانوادۂ غلامان وسلطنت لاهور بود۔ وی غلامِ امام فخر الدّین ابو حنیفہء ثانی بود که درنیشا پور زندگی می کرد۔ قطب الدّین علومِ متداوله و فنونِ نظامی را آموخته بود۔ به قرائتِ قرآن علاقهء زیادی داشت و به لَقَب "قرآن خوان" معروف شده بود۔

سُلطان شهاب الدّین غوری وی را پسر خوانده خود قرار داده بود۔ غوری در سالِ ۶۰۲ه /۱۲۰۶ء شهید شد۔ بعداز شهادتِ وی ،سُلطان قطب الدین ایبك در لاهور سریر آرای سلطنت گردید و قرآن و سنت را دستورِ اساسی کشورش قرار داد وباعدل و داد فرمانروائی کرد۔

ایبك از سلاطینِ با شجاعت و کَرَم بود۔ در سخاوت نظیری نداشت۔ کمترین بخشش او صد هزار روپیه بود۔ به همین علّت مردم اورا "لك بخش" یعنی "بخشندۂ صد هزار" می گفتند۔

"قطب مینار" دهلی بنا کردۂ وی است۔ اومؤسسّ مسجد "قُبۃُ الاسلام" نیز بوده است۔ معاصر باخواجه معین الدّین چشتیؒ وخواجه قطب الدّین بختیار کا کیؒ بود و با آنها ارادتی تمام داشت۔

چوگان بازی راخیلی دوست می داشت۔ در حالِ بازی ازاسب به زمین اُفتاد وبر اثر آن فوت کرد۔ دامادِ سُلطان شمس الدّین التتمش مقبره ای برمد فنش احداث گردانیده بود که در سالهایِ اخیر باز سازی شده است۔

(پروفسور دُکتر آفتاب اصغر)

فرہنگ

بُنیا نگزار	:	(بنیان گزاشتن: بنیاد رکھنا......اسم فاعل)بانی-
قرنہا	:	(قرن کی جمع) صدیوں-
مؤسّس	:	بانی-
عُلُومِ مُتَداوِله	:	مُروّجه علوم-
نظامی	:	فوجی-
پسر خوانده	:	منه بولا بیٹا-
دستورِ اساسی	:	بنیادی قانون، آئین-
اِحداث گردانیده بود	:	اُس نے تعمیر کرایا تھا-
باز سازی شده است	:	اُس کی تعمیرِ نو ہوئی ہے-

تمرین

۱- ایبک غلامِ کهِ بود؟

۲- علّت فوت کردنِ وی چه بود؟

۳- وی کدام شہر را پاتیختِ خود قرار دا ده بود؟

۴- مزرا سُلطان قطب الدّین ایبك کجااست؟

۵- مقبرۂ وی را کہِ احداث کرد؟

۶- مندرجه ذیل الفاظ کے مترادف/ہم معنی الفاظ لکھیے

مؤسسّ- معروف- مزار- سُلطان- علّت-

۷- نیچے دیے گئے الفاظ پر اعراب(زبر، زیر، پیش) لگائیے-

معنوی- متداوله- قرنہا- فنون- احداث-

۸- خالی جگہیں پُر کیجیے:

۱- غوری درسالِ..........شہید شد-

۲- ایبک در لاہور سریر............سلطنت گردید-

۳- ایبک از سلاطین.........شجاعت و کرم بود-

۴- قطب مینار دھلی بنا کردۂ ....

۵- چوگان بازی را خیلی دوست..........

مولانا جلالُ الدّین رُومیؒ

مولانا جلال الدّین رومیؒ با مریدان مثلِ دوستانِ همدل می زیست۔ تواضعِ فوق العاده و حُسنِ خلقی وی، برایِ وی دُوستان وستا یشگران بسیار فراهم آوَردِه بود۔ عادت به پیشی جُستن در سلام راتا به حدّی رعایت می کرد که وقتی از کُوی و بازار می گذشت، هرزنی وهر کود کی وحتّیٰ هر فقیری هم که با او رو به رومی افتاد وی در سلام براو پیشی می گرفت۔ حتّیٰ بانصارای شهر نیز مثلِ مُسلمانان سُلُوک می کرد۔

مولانا ،صُحبت با فُقَرایِ اصحاب رابیش ازهر چیز دوست می داشت و آن رابر صُحبت با اکابرِ شهر ترجیح می داد۔ شفقتِ اُو شاملِ حیوانات ہم می شد ویاران را از آزارِ جانوران مانع می آمد۔ به یاران تعلیم می داد که جوانمرد از رنجاندنِ کس نمی رنجد وکسی را نمی رنجاند۔ درگذر از کُویی، یك روز دو تن را در حالِ نزاع دید۔ یکی به دیگری پر خاش می کرد که:"اگر یکی به من گویی،هزار بشنوی!" مولانا رو به آن دیگری کردو گفت:"هر چه خواهی به من گوی که اگر هزار گویی یکی هم نشنوی"۔

زندگی وی با قناعت و گاه با قرض می گذشت، امّا از این فقر اختیاری هیچ گونه نا خرسندی نشان نمی داد۔ سادِه ، بی تجمّل و عاری از رُوی وریا بود۔ با اهلِ خانهِ دوستانه می زیست۔ لباس و غذاو اسبابِ خانه اش سادِه بود۔ غذایِ او غالباً ازنان و ماست یا ما حَضَری مُحَقّر تجاوز نمی کرد۔ از زندگی فقط به قدرِ ضرورت تَمتّع می بُرد۔

با آنکه در بینِ دُوستان و مریدان می زیست، از آنها فاصله داشت۔ از ہمهٔ آنها جُدا بود۔در آخرین بیماری۔ در لحظه هایی که اندك مایهِ بهبود حاصل می شد، با یاران سُخن می گفت و آنها را دلداری می داد که در رفتنِ من ملول نَشوِیدا بدین گونهِ ازهر چیز وهر کس با شفقت امّا بدونِ حسرت جُدا شد۔

زندگی شصت وهشت سالۂ اور سرا سریك شعر بود،شگفت آور ترین، پر شور ترین،دلآویز ترینِ شعرها۔

(دکتر عبدالحسین زرّین کُوب: پلّه پلّه تا ملاقاتِ خدا)

فرہنگ

تواضع	عاجزی و انکساری۔
فوق العادہ	غیر معمولی۔
ستایشگر	مدّاح۔
پیشی	پہل، سبقت۔
رنجاندن	تکلیف دینا۔
نزاع	جھگڑا۔
پر خاش	لڑائی، کدورت۔
نا خر سندی	نا خوشی، عدم اطمینان۔
نشان نمی داد	(مصدر: نشان دا دن: ظاہر کرنا) ظاہر نہیں کرتا تھا۔(ماضی استمراری منفی)
تجمّل	شان وشوکت۔
ماست	دہی۔
محقرّ	حقیر۔
تَمتُّع می بُرد	(مصدر: تمتّع بُردن: فائدہ اٹھانا) فائدہ اٹھاتا تھا۔
اندك مایه	تھوڑی سی، کچھ۔
بہبود	افاقہ، بہتری۔
دلداری می داد	(مصدر:دلداری دا دن: حوصلہ بڑھانا) حوصلہ بڑھاتا تھا۔
پر شور	پر جوش،ہنگامہ خیز۔
شگفت آور	(شگفت+آور) حیرت ناک۔ تعجب آور۔

☆☆☆

تمرین

۱۔ مولانا جلال الدّین رُومی با مُریدان چطور می زیست؟

۲۔ وقتی از کوی و بازار می گذشت چه کاری کرد؟

۳۔ چه چیز را بیش ازهر چیز دوست می داشت؟

۴۔ وقتی که مولانا دو نفر را در حالِ نزاع دید، چه گفت؟

۵۔ زندگی وی چگونه بود؟

۶۔ آخرین(آخر+ین)، شگفت آور(شگفت+آور) اور دِلآویز(دل+آویز) جیسے پانچ پانچ الفاظ بنائیے۔

۷۔ سبق میں آنے والے جمع الفاظ کی پانچ مثالیں دیجیے۔

۸۔ "آوردن" اور "گرفتن" سے فعل حال کی گردان ترجمے سمیت لکھیے۔

☆☆☆

دوستی نادان

اژدهایی ، خرس را درمی کشید
شیر مَردی رفت وفریادش رسید

خرس هم از اژدها چون وارَهید
وان کَرَم زان مردِ مردانه بدید

چون سگِ اصحابِ کهف، آن خرس زار
شد ملازم از پی آن بُرد بار

آن مُسلمان سر نهاد از خستگی
خرس حارِس گشت از دلبستگی

شخص خُفت و خِرس می راندش مَگس
وز ستیز آمد مَگس زو باز پَس

چند بارَش راند از رُویِ جوان
آن مگس پس باز می آمد دوان

خشمگین شد بامگس، خرس وبرفت
بر گرفت از کُوه، سنگی سخت زَفت

سنگ آورد و مگس را دید باز
بر رُخِ خُفتهِ، گرفته جایِ ساز

برگرفت آن آسیا سنگ وبزد
برمگس، تا آن مگس واپس خَزَد

سنگ، رُویِ خفِته راخشخاش کرد
این مَثل بر جمله عالم فاش کرد

مهرِ ابله، مِهرِ خِرس آمد یقین
کینِ او مَهراست ومِهراوست کین

(مثنوی معنوی: جلال الدّین رومیؒ)

فرہنگ

خِرس	ریچھ۔
درمی کشید	(در کشیدن: جکڑنا، بھینچنا) جکڑے ہوئے تھے۔
شیر مردی	ایک بہادر آدمی
فریادش رسید	(بہ فریادِ آن رسید) اُس کی مدد کو پہنچنا۔
وَارَہید	نجات پائی۔ (وارہیدن: مصدر، نجات پانا)
مردِمردانہ	بہادر اور عظیم آدمی۔
اصحابِ کہف	(غار والے دوست) قرآن کریم میں اللہ کے کچھ برگزیدہ بندوں کا ذکر آیا ہے جو ایک ظالم بادشاہ دقیانوس کے ظلم وستم سے تنگ آکر شہر سے نکل کر ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے تھے تین سو نو سال بعد بیدار ہوئے تو دنیا بدل چکی تھی۔ اللہ نے ان کی خواہش کے مطابق اُنھیں پھر سُلا دیا۔
سگِ اصحاب کہف	اصحابِ کہف کا کُتّا۔ قرآن کریم میں ایک کُتّے کا ذکر بھی آیا ہے۔ جو ان حضرات کے پیچھے پیچھے چل پڑا تھا۔ اس کا نام قطمیر تھا۔ اُسے وفاداری کا استعارہ قرار دیا گیا۔
مُلازم	ملازمت کرنے والا۔ ساتھ رہنے والا۔
بُردبار	حوصلہ مند، متحمّل مزاج۔
خستگی	تھکن
سرنہاد	اُس نے سر رکھّا۔ وہ سو گیا۔
حَارِس	نگہبان، چوکیدار۔
دلبستگی	محبت، تعلق خاطر۔
می راندش مَگس	وہ اُس پر سے مکّھیاں اُڑا رہا تھا۔
ستیز	جھگڑا،ضد، ہٹ دھرمی۔
چندبارش راند	اُس کو کئی بار اُس نے بھگایا۔
زَفت	بڑا، موٹا، بھاری۔
جَایِ ساز	مناسب جگہ۔
آسیا سنگ	چکّی کا پتّھر، مُراد ہے بہت بھاری پتّھر۔

وَاپَس خَزَد	:	(خزیدن سے)واپس ہو جائے ۔
خشخاش کرد	:	خشخاش چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے دانے ہوتے ہیں، مرادہے ریزہ ریزہ کردیا۔
مِہرِاَبلہ	:	بے وقوف کی محبّت ۔
یقین	:	یقیناً، بلا شبہ۔
کین	:	کینہ ، دشمنی۔

تمرین

۱۔ اژدھایی خِرس راچه می کرد؟

۲۔ مردِدِلا وَری چه کار کرد؟

۳۔ خِرس چرامگس رانی می کرد؟

۴۔ خِرس باآن سنگ بزرگ چه کرد؟

۵۔ آیا "مِہر اَبلہ" به نَفعِ آدم است؟

۶۔ مندرجہ زذیل حُرُوف کو جُملوں میں استعمال کیجیے:
را۔ از ۔ با۔ بر۔ تا۔

۷۔ شاعری میں وزن کی مجبوری کے تحت بعض اوقات کچھ لفظوں کو مختصر کردیا جاتا ہے ۔ یہ عمل " تخفیف " کہلاتا ہے اور جن لفظوں کو مختصر کیاجائے ، اُنھیں " مُخَفَّف " کہتے ہیں ۔ اس سبق میں سے ایسے الفاظ کی نشاندہی کیجیے ۔

۸ ۔ یہ اشعار کس صنفِ سخن میں لکھے گئے ہیں ۔ کم از کم پانچ اشعار کے قافیے لکھیے ۔

☆☆☆

شیخ سعدی شیرازی

شیخ مشرف الدّین بن مصلح الدّین سعدی شیرازی ۶۰۶ھ/۱۱۸۴ء کے لگ بھگ ایران کے صوبہ فارس کے مشہورشہر شیرازمیں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم شیرازمیں حاصِل کرنے کے بعد مشہور سلجوقی وزیرنظام الملک طوسی مؤلّف "سیاست نامہ" کے قائم کردہ دارالعلوم "نظامیہ بغداد"میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور عبدالرحمٰن جوزی اور شہاب الدّین سہروردی جیسے شہرۂ آفاق عُلماء سے کسبِ فیض کیا۔ نظامیہ بغداد سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایران میں یورش تاتار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بد امنی اور ابتری کے باعث عراق، عرب، شام، فلسطین، مصر کے لیے نکل کھڑے ہوئے اور ملکوں ملکوں گھومتے پھرے۔ آخر کار شیراز واپس آگئے جہاں اُنھوں نے ۶۵۵ اور ۶۵۶ ہجری میں اپنی مشہور زمانہ کتابیں "بوستان" اور "گلستان" لکھیں جن میں اپنی زندگی بھر کے تجربات کا نچوڑ پیش کیا۔ یہ دونوں کتب آج بھی دُنیا و آخرت کو سدھارنے اور سنوارنے کا ایک بہترین ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ درستی اخلاقی اور تعمیر شخصیّت و کردار کا نہایت عمدہ وسیلہ ہیں۔

شیخ سعدی نے ۶۹۱ھ بمطابق ۱۲۹۱ء شیراز میں وفات پائی۔ شیراز میں اُن کا مزار پر انوار "سعدیہ" کے نام سے مشہور ہے۔

سعدی نہ صرف ایک عظیم شاعر تھے بلکہ ایک بے مثال نثر نگار بھی تھے۔ گلستان ان کا نثری شاہکار ہے جس کا گزشتہ صدیوں میں کوئی ادیب جواب پیش نہیں کرسکا۔

"گلستان" سعدیؒ کی نثرفارسی کی خوبصورت ترین نثر ہے۔ یہ ادبی اور مسجّع و مقفیٰ ہونے کے باوجود مشکل نہیں ہے۔ گلستان کے اکثر جملے ضرب المثل کا درجہ اختیار کرچکے ہیں۔

☆☆☆

گلهایِ گلستانِ سعدی

(۱) آورده اند که نوشیروان عادل را درشکار گاهی صیدی کباب کرده بود ونمك نبود- غلامی به روستا رفت تا نمك آرد- نوشیروان گفت:"نمک به قیمت بستان تارَسمی نشود و ده خراب نگردد-"

گفتند: "ازین قدر چه خلل آید؟"

گفت: بنیادِ ظلم درجهان اوّل اند کی بوده است هر که آمد برومزیدی کرده تابدین غایت رسیده است-"

☆☆☆

(۲) یاد دارم که در ایاّم طفُولیّت متعبّد بودمی وشب خیز ومولع زهد و پرهیزشی در خدمتِ پدر رحمته الله علیه نشسته بودم وهمه شب دیده برهم نبسته ومصحفِ عزیز بر کنار گرفته وطایفه ای گرد ماخفته- پد را گفتم "ازاینان یکی سر بر نمی دارد که دو گانه ای بگزارد- چنان خوابِ غفلت برده اند که گویی نه خفته اند که مرده اند! "

پدر گفت:"جانِ پدرا تو نیز اگر بخفتی به که در پوستینِ مردم افتی-"

☆☆☆

(۳) هرگز از دورِ زمان نناليدم وروی از گردشِ آسمان درهم نکشیدم مگر وقتی که پایم برهنه مانده بودو استطاعتِ پای پوش نداشتم- به جامع کوفه در آمدم دِلتنگ- یکی را دیدم که پای نداشت- شکرِ نعمتِ حق تعالیٰ به جای آوردم وبربی کفشی صبر کردم-

☆☆☆

(۴) مردی راچشم درد خاست- پیش بیطار رفت تا دَوا کند- بیطا راز آنچه در چشم چار پای می کرددردیدۂ او کشید و کور شد- به دا ور بردند- گفت:"براوهیچ تاوان نیست- اگر این خرنبودی پیشِ بیطار نرفتی-"

☆☆☆

(۵) دو کس رنج بیهوده بردند وسعی بی فایده کردند- یکی آنکه اندو خت ونخورد و دیگر آنکه آموخت ونکرد-

علم چند انکه بیشتر خوانی جون عمل در تو نیست نادانی
نه محقق بود نه دانشمند چار پایی بروا کتابی چند
آن تُہی مغز راچه علم وخبر که برا وهیزم است یا دفتر

☆☆☆

(٦) پادشاهی با غلامی عَجمَی در کشتی نشست و غلام هر گز دریا را ندیده بود ومحنتِ کشتی نیاز موده، گریه وزاری در نهاد ولرزه براندامش افتاد، چندانکه ملاطفت ، کردند -
آرام نمیگرفت و عیش ملك، از و مُنغّص بود، چاره ندانستند-حکیمی در آن کشتی بود، ملك راگفت:" اگر فرمان دهی، من او رابه طریقی خاموش گردانم-" گفت:" غایتِ لطف و کرم باشد-" بفر مود تا غلام رابه دریا انداختند 'باری چند غوطه خورد، مویش گرفتند و سویِ کشتی آوردند- به دو دست درسگانِ کشتی آویخت، چون بر آمد، بگوشه ای بنشست وآرام یافت- ملك راعجب آمد، پرسید:"درین چه حکمت بود؟" گفت:"اوّل محنتِ غرق شدن نچشیده بود وقدر سلامت کشتی نمی دانست، همچنین قدر عافیت کسی داند که به مصیبتی گرفتار آید:"

(گلستان سعدیؒ)

فرہنگ

آوردہ اند	کہتے ہیں۔
نوشین روان	روانِ شیرین ، جانِ شیرین ۔ نوشیروان (ایران کے ایک بادشاہ کا نام)
را	کو۔ یہاں "کے لیے" کے معنوں میں آیا ہے۔
صید	شکار۔
روستا	دہ، گاؤں
بستان	مصدر ستاندن سے فعل امر: لینا
رسم	رواج، دستور۔
خراب نگردد	تباہ (برباد) نہ ہوجائے
مزیدی	کچھ زیادہ ، اور اضافہ۔
بدین غایت	اس حد تک۔
طفولیّت	لڑکپن۔
مُتَعبِّد	عبادت کُنَندہ ، عبادت کرنے والا۔
شب خیز	شب بیدار، رات کو جاگنے والا۔
دیدہ برهم بستن	آنکھ بند کرنا (جھپکنا)
مُصحفِ عزیز	قرآن مجید۔
درپوستینِ مردم اُفتادن	لفظی مطلب ہے لوگوں کی پوستین میں گھسنا، دوسروں کے معاملہ میں ٹانگ اڑانا۔
دورِزمان	زمانے کی گردش۔
روی درهم کشیدن	مُنہ بنانا، ناراض ہونا۔
پای پوش	پاپوش ، جوتا۔
جامعِ کوفہ	کوفہ کی جامع مسجد۔
دلتنگ	افسردہ۔
سپاس بجای آوردن	شکر بجالانا۔
کفش	جوتا۔
بیطار	سَلوتری ، مویشیوں کا ڈاکٹر۔
دیدہ	چشم ، آنکھ۔

داور	:	قاضی۔
اگرخرنبودی	:	اگرخرنمی بُود ، اگروہ گدھانہ ہوتا۔
نرفتی	:	نمی رفت ، وہ نہ جاتا۔
دوکس	:	دوافراد۔
بیہودہ رنج بُردن	:	خواہ مخواہ تکلیف اُٹھانا۔
چارپابی	:	ایک چوپایہ۔
تہی مغز	:	خالی دماغ ، بیوقوف ۔
ھیزم	:	ایندھن۔
محنت	:	تکلیف، رنج۔
مُنَغّص	:	مکدر، کبیدہ
غایت	:	نہایت۔
سکانِ کشتی	:	کشتی کا پچھلاحِصّہ۔
زشت	:	بُرا۔
محنتِ غرق شدن	:	غرق ہونے کی تکلیف ۔
عجب آمدن	:	حیران ہونا۔ حیرانی میں آنا۔

تمرین

۱۔ نوشیروان چه گفت؟

۲۔ پدربه پسر چه گفت؟

۳۔ وقتی سعدی شخصی رادید که پای نداشت چه کار کرد ؟

۴۔ داور به بیمارچه گفت؟

۵۔ گلستان نوشته کیست؟

۶۔ چراعیش پادشاه به هم خورد؟

۷۔ حیکمی تلك راچه گفت ؟

۸۔ پادشاه چرا تعجّب کرد؟

۹ ۔ آورده اند ، کباب کردند، بقیمت بستان ، رسم نشود ، نشسته بودم ، بخفتی ، برو ، کون کون سے افعال ہیں ان کے معانی لکھیں۔

۱۰۔ شکار گاہی اور غلامی میں "ی" بطور" یائے وحدت " استعمال ہُواہے ۔ بخفتی اور بیافتی میں "ی" کی کون سی قسم استعمال ہوتی ہے ۔

۱۱۔ گردشِ آسمان ، دورِ زمان اورسپاسِ نعمت میں مضاف ،مضاف الیہ اور حرفِ اضافہ کی نشاندھی کیجیے ۔

☆☆☆

نقشِ بانوان دَرپیشرفت فرهنگيِ جامعهٔ اِسلامی

این حقیقت غیرقابلِ اِنکاراست که پیشرفتِ فرهنگیِ مُسلمانان ملتهایِ جهان راحیران ساخته بُود وبانوان نیزدرآن شریك وسهیم بُودند- هیچ شعبه ای اززندگيِ اجتماعی نَبُود که دران زنانِ مُسلمان دُوشادُوشِ مردان سَهمِ سرشاری نَبُردِه باشند-

بَرجَسته ترین این بانوان حضرت خدیجه بود که درایمان آوَردن به رسالتِ رسولِ اکرمؐ ازمَردان نیز گویِ سبقت ربودوهمیشه یارویاورِ آنحضرتؐ بُود- دُخترِ گرامیِ حضرت فاطمهؑ نیزاز بانوانِ بزرگِ اسلام محسوب می شود- اُمّ المئومنین حضرت عائشهؓ بزرگترین مُفسّرو مُحدِّث زمانِ خود بودومُفسّران ومحدثان راتربیت می کرد- حضرت زینبؑ دخترِشیردلِ شیرخدا علی کرّم الله وجههٗ - باشعله نوایيِ خوددردربارِ دمشق همه را به لرزه درآوَردِه بُود-

از کارهايِ بُزُرگی که ملکهٔ زبیده ، همسرِ خلیفهٔ هارون الرّشید، درزمینهٔ رفاه وآسایشِ مردم انجام داد، همه آگاه اند- مقامِ ارجمندی که حضرت رابعه بصریهٔ درجهانِ تصّوف دارد، همیشه برايِ مردان نیز باعثِ رشك بوده است- نامِ رابعه قزداری درشعر فارسي از اهمیت فوقَ العادِه بر خور دار است-

درمیانِ بانوانِ شِبه قارِه مقامِ ممتاز سُلطانه رضیه برای بانوانِ سراسر جهانِ اسلامی باعث افتخاراست- او نُخُستین ملکهٔ مسلمان بود- همچنین سلطانه چاند بی بی در ردیفِ بانوانِ رز مندهٔ جهان، در تاریخ نظامی همتائی نداشت- گلبدن بیگم، دختر ظهیر الدّین بابر نُخُستین و شاید آخرین مورّخ زن در جهانِ فارسی بوده است- اثرِ بیما نندش "همایون نامه" نام دارد ملکهٔ نور جهان همسرِ ایرانی شاهنشاه جهانگیر بود- او دربدیهه گویی ونقدِ شعر در عصرِ خود نظیری نداشت- در رُسُوم و آداب و لوازمِ آرایش اختراعاتِ زیادی کرده بود- ارجمند بانو همسرِ شاهجهان به لَقَبِ "ملکه ممتاز محل" معروف بود- شاهجهان "تاج محل" رابه یادِ اوبنا کرد که واقعاً زیبا ترین بَنايِ تاریخی دُنیا است-

بزرگترین دخترِ شاهجهان نیز خانمی دانشور، سخنورونویسنده بود- به تصّوف وصوفیه خیلی علاقه مند بود- کتابی در شرح احوالِ مشائخ چشت به نامِ "مونس الارواح" به سلكِ نگارش در آوَرد-

زیب النسّاء بیگم دخترِ اورنگ زیب عالمگیر از بانوانِ دانشمند بود- در عُلومِ دینیتبحرُّ داشت- در شعر و خوشنویسی ونقاشی یدِ طولایی داشت و ازاهلِ دانش و هنر قدر دانی می نمود-

مُنتهیٰ بانوانِ با فرهنگ مُسلمان در پیشرفتِ فرهنگی در خشانِ اسلامی سعيِ بلیغ نمودندوعقب تراز مردان نماندند- دختران وبانوانِ مُسلمان بایدراهِ آنها را اِدامه بدهندو در پیشرفتِ علم و دانش و فرهنگ نقشِ سهمّی ایفا کنند-

(پروفسور دُکتر خالده آفتاب)

فرہنگ

نَقش	:	کردار۔
بانوان	:	(بانو کی جمع) خواتین۔
پیشرفتِ	:	(پیش+رفت)فروغ،ترقّی۔
فرہنگی	:	ثقافتی۔
جامعہ	:	معاشرہ
سَہیم	:	(سَہم:حصّہ)حصّہ دار، شریک۔
اجتماعی	:	معاشرتی۔
دُوشا دُوش	:	شانہ بہ شانہ۔
برجستہ ترین	:	نمایاں ترین
گُوی	:	گیند۔
گُوی سبقت ربود	:	پہل کر گئیں، بازی لے گئیں۔
زمینہ	:	میدان،شعبہ۔
رزمندہ	:	(رزم+ندہ)جنگجو،مجاھد۔
ھمتا	:	برابر،شریک،نظیر۔
بیمانند	:	(بی+مانند) بے مثال۔
نقدِ شعر	:	شاعری کی تنقید۔
لَوَازِم	:	سازوسامان۔
اختراعات	:	(اختراع کی جمع) ایجادات۔
تَبَحُّر	:	کمال، کامل مہارت۔
نقّاشی	:	مُصَوّری۔
مُنتَہیٰ	:	مختصر یہ کہ۔

تمرین

۱۔ بَرجَسته ترین بانوِیِ مُسلمان که بود؟

۲۔ عِلّت شهرتِ رابعه بصریه چیست؟

۳۔ "همایون نامه" و "مونس الارواح" اثر کیست؟

۴۔ چاند بی بی در تاریخ شبه قاره چرا معروف است۔

۵۔ تاج محل به یادِ که بنا شده است؟

۶۔ مندرجه ذیل افعال کی گردانیں ترجمے سمیت لکھیے:

تربیت می کرد۔ بَنا کرد۔ ساخته بود۔ ادامه بدهند۔ عقب نماند۔

۷۔ مندرجه ذیل مرکّبات میں سے مرکّب اضافی اور مرکّبِ توصیفی الگ الگ کیجیے:

مِلّتهایِ جهان۔ دُختر گرامی ۔ بَنایِ تاریخی۔ بانوانِ بافرهنگ، پیشرفتِ علم۔

۸۔ مندرجه ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

پیشرفت۔ جامعه۔ نویسنده۔ همسر۔ نقّاشی۔

نظیری نیشاپوری

محمّد حُسین نام ، نظیری تخلّص اوروطن نیشاپور (ایران)تھا۔ دسویں صدی ہجری میں برِّصغیر پاک وہند کے تیموری بادشاہوں کی ادب دوستی اور دادودہش کاچرچاسُن کربہت سے دوسرے شعراء کی طرح برِّصغیر چلے آئے ۔ شہنشاہ اکبراور شہنشاہ جہانگیر کی مدح میں قصیدے کہ کر اُن کے دربارمیں باریاب ہُوئے ۔ اُنھوں نے شاعری کو ذریعۂ معاش نہیں بنایا اورتجارت کے سلسلے میں گجرات (احمد آباد ۔بھارت)میں مقیم رہے ۔ ۱۰۲۱ھ / ۱۶۱۲ء میں وہیں وفات پائی ۔

نظیری نیشا پوری بّرِ صیغرمیں آنے والے ایک عظیم شاعر تھے۔ اُنھوں نے تمام اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی لیکن اُن کی اصل شہرت اُن کی اثر انگیز غزلوں کی وجہ سے ہے ۔ نظیری کی غزلیں جذبہ واحساس اور فکروفن کادلکش امتزاج ہیں ۔ خوبصُورت تشبیہیں اور استعارے اوربیان کے نئے سے نئے پیرائے اُن کے کلام کاطُرّۂ امتیاز ھیں ۔ اُن کے ہاں موسیقی کا عنصر بھی بہت نمایاں ہے ان کی شاعری پربّرِ صغیر کی مقامی زبانوں اور ثقافت کے واضح اثرات بھی ملتے ہیں۔ معاملاتِ عشق ومحبّت کی چھوٹی چھوٹی اور بظاہر غیراہم باتوں کو وہ اتنی ہنر مندی سے بیان کرتے ھیں کہ اہلِ ذوق متاثر ہُوئے بغیرنہیں رہ سکتے ۔

عام طور پرغزل کاہرشعر، جُدا گانہ موضوع سے متعلّق ہوتا ہے لیکن نظیری کی بعض غزلوں میں فکری وحدت اور مضمون کا تسلسل بھی نظر آتا ہے۔ یہی ان کی شاہکار غزلیں قرار پائی ہیں ۔

☆☆☆

غزل

چه خوش است از دو یکدل سِرحَرف باز کردن
سُخِن گذشته گفُتن، گِلهِ را دِراز کردن

آثرِ عتاب برُدن زِدِل هم اندک اندک
به بدیهه آفریدن ، به بهانه ساز کردن

تواگر به جور سُوزی ، زِ جفا کشان نیاید
به جز از دُعایِ جانَت زِ سِر نیاز کردن

نه چنان گرفته ای جابه میانِ جانِ شیرین
که توان تُرا وجاَن رازِ هم امتیاز کردن

تو به خویشتن چه کردی که به ما کُنی نظیری
به خُدا که واجب آمد زِ تُواحتراز کردن

(نظیری نیشاپوری)

فرہنگ

چه خوش است	:	کیا ہی اچھا ہے، کتنا اچھا لگتا ہے!
یکدل	:	(یک+دل) گہرا دوست۔
سرِ حرف باز کردن	:	گفتگو کا آغاز کرنا، بات چیت شروع کرنا۔
گزشته	:	(گزشتن سے اسمِ مفعول) گزرا ہوا/گزری ہوئی۔
دِراز کردن	:	طول دینا، پھیلانا
عتاب	:	غم و غصّہ۔
بُردن	:	لے جانا، ختم کرنا۔
زِدلِ هم	:	ایک دوسرے کے دل سے۔
اندك اندك	:	تھوڑا تھوڑا، آہستہ آہستہ۔
بدیهه آفریدن	:	فوری طور پر کوئی بات بنانا۔
بهانه ساز کردن	:	بہانہ بنانا۔
جفاکشان	:	(جفاکش کی جمع)ظلم سہنے والے،مظلوم۔
دُعاِ جانَت	:	تیری جان کی (سلامتی) کی دعا۔
زِهم	:	ایک دوسرے سے۔
امتیاز کردن	:	پہچاننا، الگ الگ کرنا۔
بهِ خدا	:	خدا کی قسم۔
واجب آمد	:	واجب ہے۔
احتَراز کردن	:	پرہیز کرنا، بچنا۔

تمرین

۱۔ "یکدل" چه معنی دارد؟

۲۔ منظور از بیتِ دوّم چیست؟

۳۔ "حرفِ شرط" در کدام بیت آمده است؟

۴۔ بیتِ چهارم را به نثرِ ساده و روان بنویسید۔

۵۔ قوافی و ردیفِ این غَزَل را بنویسید۔

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

خوش۔ اندک ۔ جفا۔ شیرین۔ جور۔

۷۔ مندرجہ ذیل افعال کیا ہیں؟ ان کی گردانیں ترجمے سمیت لکھیے:

سُوزی۔ نیاید۔ گرفته ای۔ کردی ۔ آمد۔

۸۔ سبق میں استعمال ہونے والے مرکبِ اضافی اور توصیفی الگ الگ لکھیے۔

☆☆☆

علی بن حُسین الواعظ کاشفی

فخر الدّین علی کے باپ حُسین واعظ کاشفی تیموری دور کے نامور واعظ اور مصنف تھے۔فخرالدّین علی نے انہی کی نگرانی میں مروجّہ علوم وفنون کی تحصیل کی۔ ۹۱۰ھ/۱۴۸۹ء میں ان کے والد کا انتقال ہوا تو انھیں ہرات کا واعظ مقرر کیا گیا۔ ۹۲۹ھ /۱۵۰۸ء میں وہ عہدہ سے معزول ہو کر قید کردیے گئے۔ رہائی کے بعد وہ گرجستان چلے گئے۔ ۹۳۹ھ/۱۵۳۳ء میں ان کا انتقال ہوا۔

علی بن حسین واعظ کاشفی نثر نگار بھی تھے اور شاعر بھی۔" رشحات عین الحیات'حرزالامان اور مثنوی محمود و ایاز" آپ کی اہم یاد گاریں ہیں۔ اُن کی کتاب"لطائف الطوائف" کو سب سے زیادہ شہرت ملی۔ چودہ ابواب پر مشتمل اس کتاب میں زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لطائف جمع کیے گئے ہیں۔ لطائف سے مراد صرف مزاح اور مذاق ہی نہیں بلکہ معنی خیز نکات اور دیگر اہم مطالب بھی اس کی ذیل میں آتے ہیں۔

یہ کتاب ظرافت و شگفتگی اور نکتہ پروری کے لیے بہت معروف ہے۔ اس میں بہت سے بادشاہوں،وزیروں ،امیروں اور شاعروں کی زندگی کے بعض مخفی گوشے بے نقاب کیے گئے ہیں۔ اس لیے اس کی تاریخی اور معاشرتی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ یہ کتاب سادہ رواں اور شگفتہ نثر میں لکھی گئی ہے۔ مصنّف نے کہیں بھی ثقیل الفاظ سے اپنے اسلوب کو مشکل اور بوجھل نہیں ہونے دیا۔

☆☆☆

لَطَائفُ الطوائف

(۱) پادشاهی، ندیم خود را گفت که:" نام اَبلهانِ این شهر رابنویس!" ندیم گفت:"شرط کُن که نامِ هر کس نویسم،مرا بدان عتاب وسیاست نکُنی۔" گفت: "نکنم!"اوّل نامِ پادشاه نوشت۔ پادشاه گفت:"اگر اَبلهی را برمن ثابت نکنی،ترا سیاست کنم۔" ندیم گفت:"تو براتی به صد هزار دینار به فلان نو کر دادی که به فلان دیارِ دُور دست رَوَد و آن وَجه را نقد کرده ،بیاوَرد؟" گفت:"بلی، چنین است!" گفت:"من او رامی شناسم که در این دیار نه ملك دارد،نه زنی وفرزندی۔ اگر آن وجه را به دست آرد و سرور عالم نهد وه به قلمرِوپادشاه دیگر رَوَد، چه می گویی؟" پادشاه گفت:"اگر او آن وجه را بالتّمام بیاوَرد،توچه می گویی؟" گفت: "آن زمان نامِ پادشاه رابر تراشم و نامِ او را نویسم۔"

(۲) رُوزی، دو مرد نزدِ قاضی آمد ند۔ یکی بر دیگری مالِ خطیر دعویٰ کرد او انکارِ صرف نمود۔ قاضی از مُدّعی پرسید که:"این زر، به وی کُجادادی؟" گفت:"در پا ی فلان درخت،درفلان صحرا۔" گفت:"برو، از آن درخت دو برگِ تازه بیار تامن ازایشان گواهی طَلَبَم۔" مُدّعی به طَلَب برگها رفت ومنکر، منتظر بنشست۔

قاضی مُهمّاتِ دیگران درمیا ن آوَرَد وبه آن مشغولی تمام کرد۔در گرمیهای مُرافعه که منکرِ راغفلتی شده بود، روی به وی کرد که:آن مردبه آن درخت رسیده باشد؟"گفت:"هنوز نرسیده باشد۔" قاضی گفت:"اگرباوی در پایِ آن دِرخت معامله نکر ده ای، چه می دانی که دور است یا نزدیك؟" مُنکر خجل و منفعل شد واز انکار به اقرار باز گشت۔ چون مدّعی برگها را آوَرد،قاضی گفت:"برگهایِ تو پیش از آمدن گواهی دادندومعامله ازهم گزشت۔" پس منکر دستِ مدّعی گرفت۔ از محکمه به خانهِ آوَرد ومالِ تسلیمِ او کرد۔

(۳) لُقمان حکیم سیاه چرده بود۔ کسی اُو رابه بند گی گرفت وازوی آثارِ علم وحکمت مشاهده می نمود۔ رُوزی، خواجه به رسمِ امتحان' وی را گفت:"گو سفندی بکش وبهترین اعضایِ او را به نزدمن آر۔"لقمان گو سفندر را بُکشت ودل وزبانش پیشِ خواجه آوَرد۔ روزی دیگر گفت:"گو سفندی بکش وبدترین اعضایش بیارا!" لُقمان گوسفندی دیگر بُکشت وهم دل وزبانش آورد۔ خواجه گفت:"این چگو نه است؟" گفت:"هیچ چیز به ازدل وزبان نیست"اگر پاك باشد،وهیچ چیز بد تر از آن نیست، اگر نا پاك باشد۔

(علی بن حُسین واعظ کاشفی)

فرہنگ

لطائف	:	(لطیفہ کی جمع)لطیفے، معنی خیز باتیں،لطیف نکتے۔
طوائف	:	(طائفہ کی جمع)مختلف گروہ۔
ابلھان	:	(ابلہ کی جمع)بے وقوف لوگ۔
شرط کُن	:	(شرط کردن سے فعلِ امر) وعدہ کیجیے۔
سیاست	:	سزا۔
بَراتی	:	(برات + ی) ایک ھُنڈی، ایک چیک
دُور دست	:	دُور دراز۔
وَجہ	:	رقم۔
نقد کردِہ	:	کیش کراکے ۔
بالتّمام	:	مکمّل طور پر۔
مالِ خطیر	:	زیادہ مال ۔
انکارِ صرف	:	صاف انکار ۔
مُدّعی	:	دعوی کرنے والا۔
درپای	:	کے نیچے۔
مہمات	:	(مہم کی جمع)اُمُور،مقدّمات۔
مشغولی تمام	:	مکمل انھماک ، پوری مصروفیات۔
گرمی	:	گرما گرمی، مصروفیّت۔
معاملہ	:	لین دین۔
خجل	:	شرمندہ
مُنفَعِل	:	نادم
محکمہ	:	عدالت
سیاہ چردہ	:	سیاہ فام
بہ رسمِ امتحان	:	امتحان کی غرض سے

تمرین

۱- پادشاهی به ندیمش چه گفت؟

۲- قاضی مُدّعی رابرایِ چه فرستاد؟

۳- لُقمان که بود؟

۴- چرا دل وزبان بہترین اعضا است؟

۵- بدترین اعضا کُدام اند؟

۶- مندرجه ذیل پیراگراف کا فارسی ترجمه کریں:

حضرت لُقمان بڑے نیک آدمی تھے- اللہ نے قرآن مجید میں اُن کا ذکر فرمایا ہے- اُنھوں نے اپنے بیٹے کو بڑی عمدہ نصیحتیں کی ہیں- ہمیں قرآن کریم میں سے آپ کی نصیحتیں پڑھنی چاہیئں اور اُن پر عمل کرنا چاہیے- اُنھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا:

"اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ- ماں باپ کا احترام کرو- نماز پڑھو- اچھائی کا حکم دو اور برائی سے روکو-"

☆☆☆

آلودِ گی هوا

معلّم: بچه های عزیز! آلودگی هوایکی از مسایلِ مهمّ امروزی است که ما با آن روبه رُوهستیم۔ آیا شما می دانید که آلودگی چیست؟

اُسامه: آقا! آلودگی رامی توانیم کثافت بنامیم۔

مُعلّم: بله، کاملاً دُرُست گفتید۔ آلودگی وکثافت یکی است۔ دینِ ماکثافت را دُوست ندارد۔ هیچ مسلمان نمی تواند هیچ نوع آلودگی را دوست دا شته باشد۔ طبقِ تعالیمِ اسلام،نظافت ،نیمی از ایمانِ ماست۔ درسِ امروزیِ ما راجع به آلودگی هواست که آن را آلودگی محیط، کثافتِ هوا یا کثافتِ محیط نیز می گویند۔ ببینید اگر ماهر روز حمّام کُنیم،روزی پنج بار وضو بگیریم،از بسیاری از بیما ریها محفوظ می مانیم۔

سرمد: ببخشید آقا، کسانی که هر روز حمّام می کنند و رُوزی پنج بار وضو می گیر ند چرا مریض می شَوَند؟

مُعَلّم: بُزُرگترین علّتِ بیماری آنها، آلودگی محیط است۔ آیا کسی ازمیانِ شما می تواند بگوید که علّتِ اساسیِ آلودگی هوا چیست؟

سعید: به نظر من، آلودگی هوا بیشتر به علّتِ دودِ غلیظِ اتوبوسها، کامیونها، واگنها،وسه چرخه ها و گرد وغبار به وُجُود می آید۔

مُعَلّم: آفرین سعید جان، دُرست گفتید۔ دُودِ دُود کشها، بوی بدِ گاز های مسموم وفاضل آبهایِ کارخانه ها به آلودگی هوا اضافه می کُند۔ دُودِ سیگار هم محیط را کثیف می کند۔ همۀ این آلودگیها به انسان و محیطِروی آسیب می رساند۔

اُسامه: جنا ب اُستاد! حالا بفر مایید چطور می توانیم از آلودگی هوا جلوگیری کُنیم؟

مُعلّم: اَحسَنت! سُؤالِ خیلی خوبی است که پر سید ید۔ به نظرِ من برای جلوگیریِ از آلودگی محیط، "سازمانِ پاسبانی محیط" باید فعّال تر باشد۔ مردم هم باید در پاك وتمیز نگهداشتن محیط، با مأ موران دولتی همکاری کنند۔ همیشه به نظافتِ خانهء خود واطرافِ آن توجّه داشته باشند۔ شهر داری باید بد روهایِ فاضلِ آب شهررا سر پوشیده بسازد تابویِ بد آن درهوا پراگنده نشود۔ کنار کا نالها‘ خیابانها و بزرگراه ها باید درَختکاری شود۔ در داخلِ شهر ها باغها وپار کها ساخته شود۔ کارخانه ها وایستگا ههای اتوبوسها و کامیونها باید در خارج از شهر مُنتقل شود۔ همۀ شما باید به این مسئله مهم توجّه داشته باشید۔

دانشجویان: خیلی متشکّریم!

مُعَلّمِ : خدا نگهدارِ شما!

(دکتر غلام معین الدین نظِامی)

فرہنگ

آلودگیِ ہوا	فضائی آلودگی۔
مہم	اہم۔
امروزی	آج کل کا، موجودہ
رُو بہ رُو	آمنے سامنے، سامنا۔
کثافت	آلودگی۔
طبق	کے مطابق
تعالیم	تعلیمات۔(تعلیم کی جمع)
نظافت	صفائی، پاکیزگی
مُحیط	ماحول۔
حمّام کردن	نہانا۔
علّت	وجہ، سبب
اساسی	بُنیادی
بہ نَظرِ من	میری رائے میں، میرے خیال میں۔
دُودِ غلیظ	گاڑھا دُھواں۔
کامیون	ٹرک
واگن	ویگن۔
سہ چرخہ	رکشا۔
دُود کش	(دُود+ کش)چمنی۔
بوی بَد	بَد بُو۔
گازهای مسموم	زہریلی گیسیں۔
فاضل آب	فالتو پانی، گٹر کا گندا پانی۔
سیگار	سگریٹ۔
کثیف	گندا۔
آسیب می رساند:	(آسیب رساندن:نقصان پہنچانا)نقصان پہنچاتی ہیں، فعل حال۔
جلوگیری	روک تھام۔

سازمانِ پاسبانی محیط	:	ادارۂ تحفظِ ماحول۔
پاک وتمیز	:	صاف ستھرا
مأموران	:	(مامور کی جمع)افسران۔
دولتی	:	(دولت +ی)سرکاری
همکاری	:	تعاون، مدد۔
شهرداری	:	میونسپل کمیٹی۔
بدرو	:	گندے پانی کی نالی۔
سر پوشیده	:	ڈھکی ہوئی۔
پَراگندہ نشود	:	نہ پھیلے۔
کانالها	:	(کانال کی جمع)نہریں۔
بُزرگراه	:	(بزرگ+راه) شاہراہ۔
دِرختکاری	:	شجر کاری۔
ایستگاه	:	(ایست+گاه)اڈا۔

تمرین

۱۔ "آلودگیِ هوا" چه معنی دارد؟

۲۔ آیا اسلام،آلودگی را دُوست دارد؟

۳۔ علّتِ اساسی آلودگی هوا چیست؟

۴۔ آلودگیِ هوا برایِ انسان وجهان چه خطر دارد؟

۵۔ چطور می توانیم از آلودگی هوا جلوگیری کنیم؟

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

کاملاً۔ نظافت۔ بُزرگترین۔ به نظر من۔ مُتشکریم۔

۷۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:

علّت۔ درس۔ آلودگیها۔ باغها۔ دانشجویان۔

۸۔ سبق میں آنے والے فعل حال کے صیغے اور ان کے مصادر لکھیے۔

☆☆☆

جلالِ آل احمد

حسین نام تھا اور لقب جلال الدّین- قلمی نام جلال آلِ احمد ہے-۱۹۲۳ء میں تہران کے ایک معروف مذہبی خانوادے میں پیدا ہوئے- عُلوم دینی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ فارسی ادب میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی- سولہ سترہ برس کے تھے کہ لکھنا شروع کردیا-۱۹۶۹ء میں چھیالیس برس کی عمر میں وفات پائی اور تہران کی نواحی بستی حضرت شاہ عبدالعظیم میں دفن ہوئے-

جلال آلِ احمد نے چھوٹی بڑی تقریباً چالیس کتابیں یادگار چھوڑی ہیں، جن میں سے ہفت مقالہ،غرب زدگی، خیانت روشن فکران،سنگِ گور،مدیرِ مدرسہ، نون والقلم، نفرین زمین، دید و باز دید، سہ تار اور زنِ زیادی بہت اہم ہیں- جلال آل احمد درس وتدریس کے ساتھ ساتھ صحافت سے بھی وابستہ رہے اور مختلف سیاسی ومعاشرتی موضوعات پر پر مغز مضامین لکھتے رہے- ناول نویسی اور افسانہ نگاری میں بھی ان کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے- اُنھوں نے معاشرے کے پس ماندہ طبقے، جاہلانہ رسموں اور عورتوں کے مسائل کے بارے میں بہت اثر انگیز افسانے لکھے اور شہرت پائی-

جلال ایک روشن خیال دانشور تھے- اور اپنی زندگی میں کئی فکری انقلابات سے دُوچار ہوئے- اُنھوں نے اپنی تحریروں میں اس روداد کی تفصیلات لکھی ہیں- وہ اسلام کے احیاء، اتحادِ عالم اسلام اور مشرقی تہذیب کے فروغ کے بہت بڑے حامی تھے- اسی لیے ایران کی نئی انقلابی نسل اُنھیں اپنے فکری راہنماؤں میں شمار کرتی ہے-

جلال نے کئی اسلامی اور یورپی ملکوں کی سیاحت کی اور سفر نامے لکھے- ان کا سفر نامہء حج "خسی در میقات" فارسی سفر ناموں کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے- جلال کی ایک کامیاب نثری تخلیق ہونے کے علاوہ، یہ سفر نامہ واقعاتی نثر کا ایسا شاہکار ہے جس میں احساسات وجذبات کی نہایت عمدہ عکّاسی کی گئی ہے-جلال آل احمد کی نثر سادہ،رواں اور روز مرّہ بول چال کی زبان کے قریب تر ہوتی ہے- اس سفر نامے میں یہ تمام خصوصیات اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں- کہیں کہیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے لکھنے والا خود کلامی کر رہا ہے-

☆☆☆

خَسی درمیقات

چهار ونیم صبح، مکّه بودیم- دیشب هشت ونیم از مدینه راه اُفتادیم- ماشین، یك اتو بوس بود که سقفش را برداشتهِ بود ند- لباسِ احرام را از مدینه پوشیده بودیم- سَقفِ آسمان بر سر وستاره هاچه پایین، وآسمان عَجَب نزدیك، ومن هیچ شبی چنان بیدار نَبُوده ام- زیرِ سقفِ آن آسمان وآن ابدیّت- هرچه شعر که از برداشتم ،خواندم، به زمزمه ای برایِ خویش- وهرچه دقیقتر که توانستم در خود نگریستم تا سپیده دَمید-

سَعیِ میانِ "صَفا" و "مَروه" عَجَب کَلافهِ می کُند آدم را،یکسر بَرّت می گرداند به هزار و چهار صد سال پیش- به ده هزار سال پیش- جماعت که دَستهِ به دَستهِ به هم زنجیر شده اند، و در حالتی نه چندان دُور از مجذوبی، می دَوند، وچرخهایی که پیرها را می بَرَد- این گم شدنِ عظیم فرد در جمع- یعنی آخرین هَدَفِ این اجتماع- شاید ده هزار نفر، شاید بیست هزار نَفَردریك آن، یك عمَل رامی کردند-

در طواف به دورِ خانه، دُوش به دوش دیگران به یك سمت می روی وبه دوریك چیز می گردی ومی گردند- یعنی هدَفی هست ونظمی- و تو ذرّه ای از شعاعی هستی به دورِ مرکزی- و مهم تر این که در آنجا مواجهه ای در کار نیست، دُوش به دُوشِ دیگرانی- نه رُو به رُو- وبیخودی راتنها- در رفتارِ تندهایِ آدمی می بینی،یا از آنچه به زبانشان می آید، می شَنوی- امّا در"سعی" می رَوی و برمی گردی- به همان سرگردانی که"هاجر" داشت- هَدَفی درکارنیست- یك حاجی در حالِ سعی، یك جُفت پایِ دَونده است یا تُند رَونده، ویك جُفت چشم- تا امروز گمان می کردم فقط در چشمِ خورشید است که نمی توان نگریست-امّا امروز دیدم که به این دریایِ چشم هم نمی توان!

(جلال آلِ احمد)

فرہنگ

خَسی	:	(خس+ی) ایک تنکا۔
میقات	:	وہ مخصوص مقام جہاں حاجی احرام باندھتے ہیں۔
راہ اُفتادیم	:	(راہ اُفتادن:چلنا'نکل کھڑا ہونا ← فعل ماضی مطلق) ہم چلے۔
ماشین	:	گاڑی۔
سقفش	:	(سقف+ش) اُس کی چھت۔
برداشته بُودند	:	اُنھوں نے اُٹھا دی تھی۔
زمزمه	:	گنگناہٹ۔
نگریستم	:	(نگریستن:دیکھنا ← فعل ماضی مطلق) میں نے دیکھا۔
سَپیده	:	صبح کی سفیدی، پو۔
کُلافه	:	حیران، پریشان، سر گرداں۔
بَرَت می گرداند	:	(تُرا برمی گرداند) تجھے لوٹا دیتی ہے۔
سعی	:	"صفا"اور "مروہ"نامی پہاڑیوں کے درمیان تیز تیز چلنا یا دوڑنا حاجیوں کے لیے ضروری ہوتا ہے۔
مَجذوبی	:	جذب وجنون۔
چرخها	:	(چرخ کی جمع)وہیل چیئر۔
جمع	:	مجمع، ہجوم۔
دریك آن	:	ایک لمحے میں، ایک وقت میں۔
دور	:	ارد گرد۔
مواجهه	:	آمنے سامنے ہونا۔
نظمی	:	نظم وضبط۔
تنه	:	بدن، جسم کا مرکزی حصہ۔
جُفت	:	جوڑا،دوعدد۔
دونده	:	(دویدن:دوڑنا ← دود ← دو+نده:اسم فاعل) دوڑنے والا۔

☆☆☆

تمرین

۱۔ نویسنده کی از مدینه به راه اُفتادِه بود؟

۲۔ "صفا" و "مَروَه" چیست؟

۳۔ کسانی کِه نمی توانند بِدَوند، چطور "سعی" می کُنند؟

۴۔ "هاجر" که بود؟

۵۔ آخرین هَدَفِ اجتماع حج چیست؟

۶۔ مندرجه ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

چه۔ عَجب۔ سَقف۔ گلافه۔ جُفت۔

۷۔ سبق میں استعمال ہونے والے افعال ماضی اور ان کے مصادر لکھیے۔

۸۔ گفتن، کردن اور راندن سے "دَوَنده" کی طرح کے الفاظ بنائیے۔

☆☆☆

غنیمت کُنجاہی

محمّد اکرم نام اور غنیمت تخلّص تھا۔ گجرات (پنجاب۔ پاکستان) کے نواحی گاؤں "کُنجاہ" کے رہنے والے تھے۔ عالم وفاضل شخص تھے اور سلسلہء قادریہ سے نسبت ارادت رکھتے تھے۔۱۱۵۸ھ/۱۷۳۷ء کے لگ بھگ وفات پائی۔ کُنجاہ میں مدفون ہیں۔

غنیمت کُنجاہی برصغیر کے اہم شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ ایک دُور افتادہ علاقے سے تعلق رکھتے تھے اور ادبی مراکز سے دور تھے۔ اس کے باوجود اُن کے کلام کا فنّی مرتبہ اور ان کی زبان کا معیار بہت بلند ہے۔ وہ ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ رنگین بیان اور شوخی ادا ان کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔"دیوانِ غنیمت" کے نام سے اُن کا فارسی غزلوں کا مجموعہ موجود ہے۔

غنیمت کُنجاہی کو غزل کے علاوہ مثنوی نگاری میں بھی بڑی مہارت حاصل تھی۔ اُن کی مثنوی"نیرنگِ عشق" برصغیر میں تخلیق ہونے والی ایک نمایاں عشقیہ مثنوی ہے۔ ہندی نژاد شاعروں میں امیر خسرو اور فیضی کی مثنویوں کے بعد غنیمت کُنجاہی کی یہی مثنوی فن کے بلند تر مرتبے تک پہنچ پائی ہے۔

مثنوی "نیرنگِ عشق" کے مرکزی کردار خطہء پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا اندازِ بیان بے ساختہ ہے۔ تراکیب دلکش، لفظی بند شیں چست اور تشبیہات واستعارات میں شوخی ورعنائی ہے۔ اُنھوں نے صنائع بدائع کا استعمال بے مثال ہُنر مندی سے کیا ہے۔ اس کے بعض اشعار اتنے مقبول ہوئے ہیں کہ ضرب المثل کا درجہ اختیار کر گئے ہیں۔ برصغیر میں فارسی مثنوی کی تاریخ میں غنیمت کُنجاہی کی مثنوی کا مقام بہت بلند ہے۔

☆☆☆

دَر تعریفِ پنجاب

نَدیدم کشوری غارتگرِ تاب — به خُوبیهایِ حُسن آبادِ پنجاب

چه پنجاب! انتخابِ هفت کشور — قسَمَ خوردِه به خاکش آبِ کوثر

غُبارَش آب ورنگِ چهرهٔ گُل — گیاهش دل رُبایِ زُلفِ سُنبل

به هرجا سبزِه از خاکش دمیدِه — رُخِ خُوبان به پیشش خط کشیده

خُنَك آن کس که درهِنگامِ سرما — دراین گلشن بُوَد گرمِ تماشا

به گرما هم هوایش دلنشین است — هوایش سرزمینِ عشقِ دین است

بُتانَش چُون زِ رُویِ سِهر جُوشند
شکر گوُیند و گوهر می فروشند

(غنیمت کُنجاہی: نیرنگ عشق)

☆☆☆

فرہنگ

غارت گر	:	(غارت+ گر) لُوٹنے والا،لُٹیرا۔
تاب	:	ہمت، حوصلہ
حُسن آباد	:	شہرِ حسن وجمال
خوبان	:	(خوب کی جمع) حسین وجمیل لوگ۔
به پیشش خط کشیده	:	اس کے سامنے لکیریں کھینچتے ہیں، اس کے سامنے ہیچ ہیں۔
بُتانش	:	(بُت+ان+ش)اس کے خوبصورت لوگ۔
زِ رُویِ مهر	:	محبت کی وجہ سے۔
جُوشند	:	(جوشیدن: پر جوش ہونا← فعل مضارع) گرم جوش ہوتے ہیں۔
شکر گویند	:	شکر جیسی میٹھی باتیں کرتے ہیں۔
گوهرمی فروشند	:	موتی بیچتے ہیں،موتی رولتے ہیں۔

تمرین

۱۔ شاعر دراین مثنوی کدام ناحیه راستوده است؟

۲۔ "انتخابِ هفت کشور" یعنی چه؟

۳۔ به نظر شاعر، غبارِ این دیارچه مقامی دارد؟

۴۔ دَر فصلِ گرما،هوای پنجاب چطور است؟

۵۔ زیبا رُویانِ پنجاب چگُونه حرف می زنند؟

۶۔ مندرجہ ذیل مرکبات میں سے اضافی وتوصیفی الگ الگ لکھیے:

آبِ کوثر۔ چهرهٔ گل۔ رُخ خوبان۔ غارتِگر تاب۔ انتخابِ هفت کشور۔

۷۔ علم بدیع میں صنعت تضاد سے مراد دو متضاد معنی رکھنے والے الفاظ کو شعر یا نثر میں لانا ہے مثلاً شب وروز، زشت وزیبا، نیك وبد، تاریك وروشن وغیرہ پانچویں شعر میں "صنعت تضاد"استعمال ہوئی ہے، اس کی نشاندہی کیجیے۔

۸۔ پہلے دو شعروں کو فارسی نثر میں لکھیے۔

☆☆☆

مُحمّد حجازی

مطیع الدولہ محمّد حجازی ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد سیّد نصر اللہ سے حاصل کی۔ بارہ سال کی عمر تک مدرسہ ہدایت میں زیر تعلیم رہے بعد ازاں کیتھولک سکول میں تعلیم جاری رکھی۔ ۱۹۲۰ء میں ڈاک اور تار کے محکمہ میں ملازم ہوگئے ۱۹۲۵ء میں ریڈیو انجینئرنگ کی تعلیم کے لیے فرانس گئے۔لیکن ان کی طبیعت آرٹ اور ادب کی طرف مائل تھی۔ وہ نو سال تک یورپ میں مختلف مضامین پڑھتے رہے۔ تہران میں واپسی پر محکمۂ مالیات میں کام کیا۔ پھر محکمہ تعلّقاتِ عامہ اور پریس کے ڈائریکٹر رہے ۴۲-۱۹۴۱ء میں "ایران امروز" کے ایڈیٹر رہے۔ ۱۹۵۰ء میں نائب وزیر اعظم کے عہدے پر فائز رہے اور ایرانی سینٹ (مجلس سنا) کے رکن بھی رہے وہ انجمن روابط فرہنگی ایران وپاکستان اور رستا خیز زبان کے صدر تھے اور خاموشی سے سیاسی اور ملّی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۷۱ء میں تہران میں انتقال فرمایا۔

حجازی ایران کے مشہور اور عظیم مصنّف شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے افسانے، ناول اور ڈرامے لکھے ہیں اور غیر زبانوں سے فارسی ترجمے بھی کیے ہیں۔ لیکن ان کی شہرت ان کے افکار اور انشائے لطیف کی وجہ سے ہے۔ ان کے مشہور ناولوں،افسانوں اور مجموعوں کے نام یہ ہیں:

آئینہ، ھما، پریچہر، زیبا، پروانہ، آھنگ، سرشک، راز پنہان، اندیشہ، نسیم، سخنان جاوید، ساغر۔

ڈرامے:

حجازی ریڈیو کے ڈائریکٹر جنرل بھی رہے۔ اس عرصے میں اُنہوں نے ڈرامہ نگاری بھی کی۔ ان کے مشہور ڈرامے جو ایران میں "نمایشنامہ" کے نام سے معروف ہیں، یہ ہیں:

مسافرت قم، حاجی آقا متجدد، عروسِ فرنگی، حافظ، محمود آقا راوکیل کنید۔

ان کا سب سے مشہور ڈرامہ "مادرِ زن" ہے۔

تراجم:

حجازی نے تراجم میں بھی نام پیدا کیا ان میں چند ایک یہ ہیں:

رؤیا، رشد شخصیت، شاد کامی، عشقِ پیری، رازِ دوستی، سلامتِ رُوح، حکمتِ ادیان۔

حجازی بڑی سر شار رُوح کے مالک اور سوزِ عشق میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ فنونِ لطیفہ کے شیدائی تھے۔ ان کے دل میں رُوحِ انسانی کا درد تھا۔ وہ اپنے مضامین میں معاشرے کے فساد وخرابی کو واضح کر کے ایک مدبّر راہنما کی طرح راہ مستقیم کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ وہ اقتصادی ناہمواریوں

کے روندے ہوئے پست حالوں پر اپنی درد مندی کا اظہار کرتے تھے۔

محمّد حجازی زندگی کی مشکلات پر قابو پانا اور دشواریوں سے مقابلہ کرنا سکھاتے ہیں۔

حجازی کی نثر بہت خوب ہے چھوٹے چھوٹے سیدھے سادے جملے لکھتے ہیں۔ ترکیب میں کہیں ابہام اور پیچیدگی نہیں۔ بلا کی سادگی اور معنی خیزی ہے۔ جملوں کے دروبست میں توازن ہے اظہارِ خیال کے لیے موزوں سے موزوں الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں۔ ملک الشعراء بہار نے لکھا ہے۔"کہ ان کی نثر شعر سے زیادہ رواں ہے۔ مجموعی طوز پر لطیف آھنگ محسوس ہوتا ہے۔"

☆☆☆

مار گیر

خانمی که حتی اغراق نمی گوید گفت وقتی در کنارِ شهر منزل دا شتیم، روزی در خانه تنها مانده بودم، از صند وقخانه صدائی آمد، آهسته گوشه پرده راکنار زده دیدم هیولائی مشغولِ اسباب جمع کردن است.

بخیال اینکه بیصدا از خانه بیرون بروم، پابرهنه خود را بایوان اندا ختم، چیزی مهیب تراز دزد بچشم خورد، بی اختیار فریاد زدم آی مار!

همین قدر یا دم هست که شنیدم یکی گفت کجاست؟ آمدم! دیدم گرفتار دزد ومارم، زانو هایم لرزید، افتادم واز حال رفتم. وقتی بهوش آمدم مثل آن بود که از حوض بیرون آمده باشم، دزد بالا سرم نشسته بودو بسرو صورتم آب میزد. گفت خانم نترس، خدا مرا فرستاده بود که شمارا از دستِ این مار خلاص کنم، ببین دستهایم خالی است، یك پوش نمیبرم ،ماحق وحساب میدانیم.

چون قوهٔ حرکت نداشتم گفتم آن کیف رااز روی میزبیاور. رفت وآورد. ده تو مانش دادم، گفت بخدا اگر بجای شما مرد بود کارش رامیسا ختم. گفتم بعوض این جوانمردی، خیرمی بینی، بروهر وقت بیپول شدی بیااینجا.

مار کشته را برداشت و گفت شما که حال ندارید، درِ کوچه راببندید من بیرون کشیك میکشم تا نوکرِ تان بیاید. همه دزدها مثل من وحسابدان نیستند.

یک ساعت گذشت تا حسن نوکر آمد. معلوم شد فراموش کرده بوده در راقفل کند. برای اینکه مرا از فحش دا دن فریاد کردن منصرف کند. گفت خانم یك مرد که آنطرف جوی نشسته یك مار دستش است بقدر اژدها.

بعد ها تقریباً هر ماه یکبار دزد جوانمرد میآمدودر میزِ دِ میگفت بخانم عرض کنید "مار گیر"است مبلغی میگرفت ومیرفت. اتفاقاً یکروز که آمده بود پول بگیر دمجلسی دا شتیم، شوهرم قصه رابرای مهمانها نقل کرد.

دوستِ روانشناسی داریم، گفت باین آدم بگوئید باشد تامن بیایم ، کارش دارم. چندی بعد دوستمان آمد که بهترین نوکر هارا پیدا کرده ام! گفتیم که باشد؟ گفت همان دزدِ مار گیر.

همه تعجب کردیم، پر سیدیم چطور بآدمی که دزدی کرده اطمینان میکنید؟ گفت بگذاریداوّل مثالی بزنم تابتوانم مطلب راروشن کنم فرض کنید فواره آبی که معمولاً پنج متروشش مترمیپرد اتفاقاً ده متر بزند از این اتفاق چه نتیجه میگرید؟ آیا نمیگوئید این فواره قدرت دَه متر پریدن وارد؟ قوهٔ اخلاقی انسان راهم باید همینطور اندازه گرفت.

مقامِ نفسانی هر کس آن مرتبه ایست که یکبار باوجِ آن رسیده. اگر بعد از آن پست شد بعلت موانع است، باید موانع رااز راهش برداشت تاهمیشه خود رادر آن مرتبه نگاه بدارد وبلکه از آن بگذرد.

(محمّد حجازی)

فرہنگ

اِغراق	:	مبالغہ
صندوقخانہ	:	اسٹور کا کمرہ
ھیولا	:	سایہ
مہیب تر	:	خوفناک تر
دزد	:	چور
مار	:	سانپ
زانو	:	گھٹنا
نترس	:	نہ ڈر (ترسیدن مصدر: ڈرنا سے فعل نہی)
پوش	:	ترپال
قوہ	:	طاقت
کیف	:	پرس۔ بیگ
تومان	:	ایران کی کرنسی کا نام ہے۔
بیپول	:	خالی جیب۔ مفلس (بی+پول)
کوچہ	:	گلی
یك ساعت	:	ایک گھنٹہ
قفل	:	تالا
فحش	:	بد زبانی۔ گالی
جُوی	:	ندی
مارگیر	:	سانپ پکڑنے والا۔ سپیرا
مبلغی	:	کچھ رقم
نقل کرد	:	سنایا
روانشناس	:	عالمِ نفسیات
میپرد	:	اچھلتا ہے۔
متر	:	میٹر
پریدن	:	اچھلنا
موانع	:	رکاوٹیں (مانع کی جمع)

تمرین

۱۔ نویسنده این داستانِ کوتاه کیست؟

۲۔ خانم در ایوانِ خانه چه دید؟

۳۔ خانم میان کدام دو چیز گیر کرد؟

۴۔ آیا روانشناس بادُزد ملاقات کرد؟

۵۔ دُزد آدمِ خوبی بودیا آدمِ بد؟

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ فارسی جملوں میں استعمال کیجیے:

مشغول۔ صندوقخانه۔ فحش دادن۔ روانشناس۔ حق وحساب۔

۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

کیف۔ مار۔ نوکرها۔ خانه۔ موانع۔ زانوها

۸۔ "می بینی" کون سا فعل ہے؟پوری گردان اور ترجمہ لکھیے۔

☆☆☆

علّامه محمّد اقبالؒ

چه دُشوار است که شاعری بخواهد به مَدَدِ سُخن ملتی مایوُس و دل مردهِ رابه مُقاوَمت وتلاش در راهِ آزادی خویش برانگیزد!

محمد اقبالؒ لاهوری، در قرنِ بیستم، هَدَفی چنین بُزُرگ و شریف برایِ خود برگزیده بود ومی کوشید رُوحِ استقامت و نیرُویِ حیات وحرکت را درملّتِ خویش بدَ مَد و آنان رابه آزادی خواهی واستقلال طَلَبی مُصمّم گرداند۔ از این رُو، شعر اُو القاء پویایی ونهضت و جُنبش وتپش است و این مفهوم را به صورِ گونا گون طرح می کُند۔

وقتی هَمگان را به نهضت و کوشش وهمّت دعوت می کُند، شعرش از حیثِ مضمون وترکیبِ الفاظ و موسیقی کلام، زنده و پُرتوان و هیجان انگیز می شود و خون را در رگها به جوش می آوَرَد۔ می خواهدهمان شُور وشوق و سُوزی را که در سینه دارد، در دِلِ دیگران برافروزد، مردمی بیدار و کُوشندهِ و آزاد تربیت نماید۔

آرزویِ اقبال آن بود که ملتِ او خود سر نو شتِشان را تعیین کُنند نه استعمار گران۔ اقبال به همهٔ مردمِ ستم زدهٔ شرق توجّه دارد و مخاطَبِ وی همهء آنان هستند۔ او در غمِ همهٔ مسلمانان وهمهٔ اسیرانِ استعمار است۔ دعوتِ اُومُبتنی است بر باز شناختنِ اسلام وتکیه بر آیینِ یزدان۔

اقبال در صدهبود در ملّت افسرده و خود باختهٔ شبه قارّه هند، رُوحی نوبه ماند و آنان را ازخوابِ غفلت بر خیز آند۔ او شعر هایِ همت انگیز گرایِ ملّتِ خود بسیار سروده است۔ اُو شاعر را در سینهٔ ملّت چُون دلی تپَنده می دید۔ از این رُو نام یادِ وی در نزدِملتِ پاکستان و مردم مشرق زمین وفارسی زبانان پس از اُونیز گرامی است و آوازه اش رُوبه افزونی۔

(دُکتر غلام حُسین یُوسفی: چشمهٔ روشن)

فرہنگ

مُقاوَمت	:	جدّوجہد۔
تلاش	:	کوشش،سعی وعمل۔
برانگیزد	:	(مصدر: برانگیختن : اُبھارنا)فعل مضارع، اُبھارے۔
قرن	:	صدی۔
اِلقاء	:	کسی کے دل میں کوئی بات ڈالنا۔
پویایی	:	بھاگ دوڑ، حرکت وعمل۔
نِہضت	:	تحریک۔
صُور	:	صورت کی جمع،شکلیں۔
طَرح می کُند	:	(مصدر: طرح کردن: پیش کرنا)فعل حال، وہ پیش کرتا ہے۔
ھُمگان	:	تمام، سب
پر توان	:	(پُر+توان) توانا،قوت سے معمور۔
ھیجان انگیز	:	ولولہ انگیز۔
کُوشندہ	:	(کُوش+ندہ) اسم فاعل،جدّوجہد کرنے والا۔(کوشیدن مصدر)۔
سر نوشت	:	قسمت، مقدّر۔
مُبتنی	:	مبنی۔
باز شناختن	:	پہچان، آگاہی۔
تکیہ	:	بھروسا، سہارا۔
یزدان	:	اللہ تعالیٰ۔
خود باختہ	:	اسم مفعول، خود کو ہار جانے والی۔
برخیز انَد		(مصدر: برخیز اندن: اُٹھانا، جگانا) فعل مضارع، جگائے، اُٹھائے۔
تپندہ	:	(تپ+ندہ:اسم فاعل) دھڑکنے والا پر جوش۔ (تپیدن ، مصدر)۔
از این رُو	:	اس وجہ سے۔
افزونی	:	اضافہ۔
آوازہ	:	شہرت۔

تمرین

۱۔ علاّمه اقبال برای چه می کوشید؟

۲۔ وقتی همگان را به نهضت و کوشش وهمّت ، دعوت میکرد شعرش چگونه بودند؟

۳۔ اواز شعرش چه می خواست؟

۴۔ آرزوی اقبال چه بُود؟

۵۔ اقبال در صدد چه بود؟

۶۔ مندرجه ذیل افعال کون سے ہیں؟ان کے مصادر، گردانیں اور ترجمه لکھیے:

برانگیزد۔ می کوشید۔ سروده است۔ دعوت می کند۔ گرداند

۷۔ مرکبِ اضافی اور توصیفی الگ الگ لکھیے:

راهِ آزادی۔ شعرِ اُو۔ مردمِ ستم زده۔ اسیرانِ استعمار۔ملّت افسرده۔

۸۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:

شاعر۔ سخن۔ آنان۔ صور۔ رگها۔ دیگران۔ اسیران۔ ملّت۔

☆☆☆

از خوابِ گران خیز!

اَی غنچهء خوابیده! چو نرگس، نگران خیز
کاشانهء ما رفت به تاراجِ غمان' خیز
ازنالهء مرغ چَمَن، از بانگِ آذان خیز
از گرمیِ هنگامهء آتش نَفَسان خیز

از خوابِ گران، خوابِ گران، خواب، گران خیز
از خوابِ گران خیز

خاوَر همه مانندِ غُبارِ سرِ راهی است
یک نالهء خاموش واثر باخته آهی است
هر ذرّهٔ این خاک، گِره خُوردهِ نگاهی است
از هندو سمرقند و عراق وهَمدان خیز

از خوابِ گران، خوابِ گران، خواب، گران خیز
از خوابِ گران خیز

ناموسِ اَزَل را تو اَمینی، تو اَمینی
دارایِ جهان را تو یَساری، تو یَمینی
اَی بندهٔ خاکی! تو زمانی، تو زمینی
صَهبایِ یقین در کش واز دیرِ گمان خیز

از خوابِ گران، خوابِ گران، خواب، گران خیز
از خوابِ گران خیز

فریادِ زِ اَفرنگ و دلآویزی اَفرنگ
فریاد زِ شیرینی و پرویزیِ اَفرنگ
عالم همه ویرانه زِ چنگیزی اَفرنگ
معمارِ حرم! باز به تعمیر جهان خیز

از خوابِ گران، خوابِ گران، خواب، گران خیز
از خوابِ گران خیز

(علامّه اقبالؒ)

فرہنگ

خوابِ گراں : گہری نیند۔

خیز : (خاستن: اُٹھنا۔ خیزد۔ خیز : فعلِ امر) اُٹھ!

خوابیدہ : (خوابیدن : سونا۔ اسم مفعول) سویاہُوا۔

نِگراں : دیکھنے والا، بینا (نگریستن، مصدر)

رفت بہ تاراج : (بہ تاراج رفت) برباد ہو گیا۔

غماں : (غم + اں) غم کی جمع۔

آتش نفساں : شعلہ بیان اور دردِ دل رکھنے والے لوگ۔

خاور : مشرق۔

اُثر باختہ : بے اُثر۔

گِرہ خوردہ : جسے گرہ لگی ہُوئی ہو۔

ناموسِ اَزَل : اللہ کی ازلی امانت، دینِ اسلام، منصبِ خلافتِ الٰہی۔

اَمینی : (امین + ی) تُو اَمین ہے۔

دارائِ جہاں : کائنات کامالک، اللہ تعالیٰ۔

یسارویمین : بایاں اور دایاں، مراد ہے دست و بازو خلیفۂ الٰہی۔

صہبا : شراب۔

درکشِ : (درکشیدن : چڑھانا، پی جانا۔ فعلِ امر) پی جا!

دَیر : بُت خانہ۔

اَفرنگ : فرنگ، انگریز، انگلستان، مغربی دُنیا۔

دلآ ویزی : دلکشی۔

شیرینی وپرویزی : ایران کی مشہور رُومانوی داستان خسروو شیرین فرہاد وشیرین کی تلمیح۔اس سے مراد محبوبیت اور حیلہ گری اور دغابازی ہے۔

چنگیزی : چنگیز خان جیسا عمل، ظلم وستم۔

معمار : بنانے والا۔

باز : پھر، ایک بارپھر۔

☆☆☆

تمرین

۱۔ ھَدَفِ اقبالؔ ازاین منظومه چیست؟

۲۔ چرااقبال شرق را" غمارِ سرِ راهی " گفته است؟

۳۔ مقامِ بشردر نظرِ اقبال چیست ؟

۴۔ اقبال چرافرنگ رادوست ندارد ؟

۵۔ منظوراز " معمارِ حَرَم " کیست؟

۶۔ مندرجہ ذیل استعاروں کی وضاحت کیجیے : غنچۂ خوابیدہ ۔ نرگس ۔ مرغِ چمن ۔ دَیرِ گمان ۔ چنگیزی ۔

۷۔ سبق میں استعال ہونے والے کن الفاظ میں " یائے مصدری "ہے اور کِن میں " یائے خطاب " الگ الگ لکھیے۔

۸۔ تیسرے بند میں استمال ہونے والے متضاد الفاظ الگ الگ لکھیے۔

کشمیروپاکستان

کشمیر منطقه ای است جنّت نظیر درشبه قارّه که آن را ایران صغیر" و "سویس آسیا" نیزمی گویند قطعاتِ سر سبز وشاداب، منظره هایِ دلکش وجذّاب، چشمه سارها وآبشارها یِ نغمه بار، وادی هایِ گلپوش ورُود خانه هایِ پرخروش وکاخها وقصرهایِ دیدنیِ آن، واقعاً آن راتفسیر شعرِ معروفِ زیر ساخته است:

اگر فردوس بر رُویِ زمین است

همین است وهمین است وهمین است

مُتأ سّفانه این فردوسِ رُویِ زمین، درپنجاه سالِ اخیر، بنابه عِلَلِ سیاسی به جهنّمی مُبدَّل شده است. مسلمانانِ آزادیخواهِ آنجا می سُوزند ومی سازند. طُولانی ترین خطِّ مرزیِ کشمیر باپاکستان هم مَرزاست. پاکستان تقریباًهفت تاراهِ زمینی به کشمیر راتحتِ تصّرف دارد، درصُورتی که هندوستان برای وُرُودبه آن، فقط یك راهِ زمینی رادراختیاردارد، کشمیر درنتیجهٔ غلط بخشیِ فرماندارانِ انگلیسی، برعکسِ همهء اُصُول ومقرّرات وقطعنامه هایِ مربوط به تجزیهٔ شبه قاره -یه هندوستان بخشیده شد. درنتیجهء یک نزاع مُداوِم میانِ هندوستان وپاکستان به وُجودآمده است وآنها همواره باهمدیگر ورحالِ جنگ وستیزاند.

کشمیر آن منطقهٔ مظلومی است که همراه باساکنانش فروخته شده بود. درطُولِ تاریخِ بَشری نظیر دیگری وجُودندارد که کشوری اینطوری خروخته شده باشد. علامه اقبالؒ دربارهٔ همین خرید وفروشِ کشمیر وکشمیریان فرموده است:

دهقان وکِشت وجُوی وخیابان فروختند

قومی فروختند وچه ارزن فروختند

کشمیر درحُدُودِ پنج قرن، همیشه جُزوِ تفکیك ناپزیر پاکستان امروزی بوده است هیچکس حق نداردابن فرزندِ دلبند راازمادر مهربانش جُدا بکند. مُسلمانانِ کشمیر علیهِ این ظلم وعُدوان قیام کرده اند و جوانانِ کشمیری جانِ عزیزِ خودرا دارند نثارِ میهنشان می کنند. نمی دانیم شبِ تاریك آنها، رُویِ رُوز روشن راکَی می بیند و کشمیر کَی به پاکستان ملحق می شود!

(پروفسور دُکتر آفتاب اصغر)

فرہنگ

مَنطِقه	:	علاقه -
سوئیس	:	سوئٹزر لینڈ-
آسیا	:	ایشیا-
جذّاب	:	(جزب کننده) دلکش -
نغمه بار	:	جس سے موسیقی برستی ہو-
دیدنی	:	قابلِ دید- (دیدن+ی) -
عِلَل	:	(عِلّت کی جمع) وجوہات ، اسباب -
مُبَدَّل شده است	:	(مُبَدَّل شدن : تبدیل ہونا ← ماضی قریب) تبدیل ہو گیا ہے -
آزادیخواه	:	(آزادی +خواه) آزادی چاہنے والا -
خطِّ مَرزی	:	باڈرلائن، سرحد-
هم مَرز	:	جن کی سرحدیں مِلتی ہوں -
تحتِ تصَرف	:	قبضے میں -
درصورتی که	:	جب که -
غلط بخشی	:	بے جابخشش -
فرمانداران	:	حکّام- (فرماندار کی جمع) -
مقرّرات	:	ضابطے -
قطعنامه	:	قرارداد
تجزیه	:	تقسیم-
نزاع	:	جھگڑا-
مُدَاوِم	:	دائمی -
همواره	:	ہمیشه-
کِشت	:	کھیتی -
جُزوِتفکیک ناپذیر	:	الگ نه ہونے والا حصّه ، اٹوٹ انگ-
عُدوان	:	ظلم وستم-
قیام	:	بغاوت -

تمرین

۱۔ کشمیر با کدام القابی معروف است؟

۲۔ وضعِ مسلمانانِ کشمیر چطور است؟

۳۔ پاکستان چند تاراهِ زمینی برایِ وُرُودِ به کشمیر را تحتِ تصّرف دارد؟

۴۔ نزاع مُداوِم میان هندوستان و پاکستان برای چیست؟

۵۔ کشمیریان چه می خواهند؟

۶۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:

منطقه - کاخها- مرز- ساکنان - جُزو -

۷۔ مندرجہ افعال کون کون سے ہیں ؟ ان کی گردانیں ترجمے سمیت لکھیے:

می گویند- ساخته است - می بیند - فرموده است قیام کرده اند

۸۔ کشمیر کے بارے میں دس جملوں پر مشتمل فارسی مضمون لکھیے -

سائین سَہیلی سرکارؒ

بُزرگترین عارفِ کشمیر آزادِ فعلی ،سیّد غلام محمّد شاه به لقبِ "سائین سَہیلی سرکارؒ" معروف است۔ چُون مُرید انَش راغلب "سَہیلی" می گفت ، بَنا براین ، بِدین کلمهء مُلقّب شد۔ کلمه "سائین "و" سرکار" رابه معنِی "آقا" به کارمی بَرَند وکلمهٔ" سَہیلی" به معنِی دُوست، درمیانِ زنان به کارمی رَوَد۔

اَصلش از ساداتِ کاظمِی مُلتان بود۔ اَجدادش ازمُلتان به گجرات (پاکِستان) مُہاجَرت کردند۔ وی از محضرِ پدربز رگوارش ودیگر عُلَمای نامِی آن زمان کسبِ فیض کرد۔ وی درشانزده سالگی تحصیلاتِ خودرا به پایان رسانید - مُدّتی نگشت که پیرمردی رابه خواب دید که به وی فرمود:" من شمس الدّین هستم - فوری پیشِ من به " سیال " بیا! " آن پیر مردخواجه شمس الدّین سیالویؒ (سیال شریف - سرگودها)بود که ازبُزُرگترین مشائخ چشتی نظامی ومرشد و مرادِ هزاران نفر بود۔ عُرفایی چون پیر سیّد حیدر شاهؒ(جلال پور- جهلم) خواجه محمّد معظّم الدّینؒ (معظم آباد- سرگودها) وپیر سیّد مهرعلی شاهؒ(گولڑا- اسلام آباد) از مُریدانِ وی بودند۔

سیّد غلام محمّد شاه به زودی- به سیال شریف رسید دبه دستِ حضرت خواجه شمس الدّین سیالویؒ ببیعت کرده، به مُجاهده و ریاضت پر داخت- چون مراحلِ سُلوك رابا موفقیت پیمود، به خلافت مرشد مشرف گردید ۔ وی نزدیك سی سال درجا هایِ مختلف شهر ستا نهایی چون راولپندی، حسن ابدال- هری پور، ایبت آباد، مانسهره و مظفر آباد(پایتخب کشمیر آزاد) ریاضتها کشید۔ ریاضت گاه های وی، درهمهء این شهر ها زیارتگاهِ مردم است۔

وی در زندگی خودش در تمام مَنطقهِ مشهور شده بود-تعدادِ مریدانِ وی خیلی زیاداست که در پاکستان ،هندوستان، افغانستان وبعضی از کشور هایِ دیگر به سرمی بَرَند۔ مردم کشمیروی را ازهمه بیشتر دوست دارند وباوی ارادتِ ویژه ای می ورزند۔

سائین سهیلی سرکارؒ رند سرمست ولی کاملاً پا یبندِ شریعت بود۔ اوشریعت وطریقت رایکی می دانست ومرید انش راهمیشه برایِ اطاعتِ شریعت توصیه می کرد۔ وی گوشه گیری را دُوست داشت وزیاد حرف نمی زد۔ یک حالت محویّت قلندرانه ای داشت۔ گاهی در آن حالتِ سُکر، ابیاتِ عارفانه به زبانِ پنجابی می سرود که زبان زدِ خاص وعام است۔

علاوه برمردم عامّه، رؤسایِ آن نواحی، حتّی مهاراجه کمشیر هم به خانقاهش رفتوآمد داشت۔ رفتارِ وی باهمهء مراجعین یکسان بود۔ اگر کسی هدیه ای می کرد، فوری به دیگران می داد۔

گویند که قبل از رِحلتش خیلی خوشحال بُود وبه یاران می گفت:"دیگر وقتِ رفتن نزدیك شده است." سر انجام در ۲۰ ژانویه ۱۹۰۰م در مظفر آباد در گذشت.آرامگاهش درآنجا زیارتگاهِ ارادتمندان است۔

(دکتر غلام معین الدین نظامی)

فرهنگ

کشمیر آزادِ فعلی	:	موجوده آزاد کشمیر۔
اَغلب	:	زیاده تر۔
نامی	:	مشہور۔
مراد	:	پیرومرشد۔
مَجاهده وریاضت	:	زہد وعبادت وریاضت۔
موفقّیت	:	کامیابی۔
توصیه	:	تاکید،سفارش۔
حالتِ محویّت	:	جذب و مستی کی کیفیت۔
سُکر	:	سرمستی ومدہوشی۔
رفتار	:	سلوک، رویّہ۔
مراجعین	:	رجوع کرنے والے (مراجع کی جمع)۔
سرانجام	:	آخرکار۔

تمرین

۱۔ معنی کلمۂ "سہیلی" چیست؟

۲۔ سائین سہیلی سرکارؒ مُرید ہ بود؟

۳۔ وی به چه زبان شعر می سرود؟

۴۔ وی قبل ازرحلتش به مردم چه می گُفت؟

۵۔ آرامگاهِ وی در کجاست؟

۶۔ سبق میں استعمال ہونے والے مرکّبِ اضافی اور توصیفی الگ الگ لکھیے۔

۷۔ مندرجہ ذیل افعال کون سے ہیں۔ان کی گردانیں مع ترجمہ لکھیے:

به کارمی رَوَد۔ به پایان رسانید۔ پیمود۔ می دانست۔ در گذشت۔

۸۔ مندرجہ ذیل حُرُوف کو جملوں میں استعمال کیجیے:

از، در، به، چون، ولی

☆☆☆

دربیمارِ ستان

ساعتِ هشتِ صُبح، همه سرِ میزِ صُبحانهِ نشسته بُودند۔ سعید تاکنون بیدار نَشُدِه بود۔ مادرِ وی نوید رافرستادتا برادرش رابیدار کُند۔ بعد از چند دقیقه، سعید واردِ اتاقِ غذا خوری شد۔ خیلی خستهِ و کُوفتهِ به نظرمی رسید۔

سعید:"صبح شما بخیر، مادر جان!"

خانمِ حمید: "سلامت باشید!جانم امروز چرا به دیر بیدار شُدید؟"

سعید: "حالم خوب نیست۔ دیشب اصلاً خوابَم نَبُرد۔"

خانم حمید: (بهِ هَمَسرش) "آقا! بهتر است او رافوری به بیمار ستان بِبَرید۔"

آقایِ حمید:"چشم!یك کمی صبحانهِ میل بفرمایید، بعد می رَویم۔"نیم ساعت دیگر،سعید وپدرش، به بیمارستان، پیشِ دُکتر رسیدند۔

دُکتر:"بفرمایید آقا، چه ناراحتی دارید؟"

سعید: "آقایِ دُکتر! دیشب سُرفه داشتم۔ تبِ شدید هم بود۔ سرو گلو وسینه ام نیز دردمی کُند۔"

دُکتر: "لُطفاً کُتِ خودِ تان را در بیا ورید و رُویِ تختخواب دِراز بکشید!"

سعید:"خیلی خوب،قربان۔"

دُکتر: (درحالِ معاینهء سینه)"ناراحتي قلب که نداشتید؟"

سعید:"نخیر آقا!"

دُکتر: (پس از امتحانِ فشارِ خون)"اصلاً نگران نبا شید۔ شما فقط سر ما خوردگی داریدوهمه ئناراحتیهایِ تان در نتیجهء آن است۔همین الآن یک آمپولی به شما می زنم۔(آمپول می زَنَد، نُسخهِ ای می نویسدومی گوید)این نُسخهِ رابگیرید۔ داروها را از دارو خانهٔ بیمار ستان بخرید۔"

آقاِ حمید:"خیلی ممنون آقایِ دُکتر، خدا حافظ شما!"

دُکتر: "به سلامت، آقایِ سعید اِن شاء الله به زودی بهبود می یا بید۔ اصلاً نگران نبا شید! خدا نگهدارِ شما!"

(دکتر غلام معین الدین نظامی)

فرهنگ

بیمار ستان	ہسپتال۔
صُبحانهِ	ناشتہ۔
تاکنون	اَب تک
اُتاقِ غذا خوری	ڈائننگ رُوم، کھانے کا کمرہ۔
خستهِ و کُوفتهِ	تھکا ہارا۔
به نظرمی رسید	دکھائی دے رہا تھا۔
دیشب	(دی+شب) گزشتہ رات۔
اصلاً	بالکل،مکمّل طور پر۔
خوابَم نَبرُود	مجھے نیند نہیں آئی۔
یك كمی	تھوڑا سا، کچھ
صُبحانهِ میل بفر مایید	ناشتہ کرلیجیے۔
ناراَحتی	تکلیف،بیماری
سُرفه	کھانسی۔
کُت	کوٹ(مُفَرّس لفظ ہے)
دربیاورید	(در آوَردن:اتارنا ← فعل امر)اُتاریے۔
ناراحتي قلب	دل کی تکلیف۔
فشارِ خون	خون کا دباؤ،بلڈ پریشر۔
سرما خوردگی	نزلہ وزکام
هیمن الآن	ابھی،اسی وقت
آمپول	انجکشن۔
آمپول زدن	انجکشن دینا،لگانا۔
داروها	دوائیں۔
داروخانه	میڈیکل سٹور۔
به زودی	جلد ہی۔
بهبود	بہتری،افاقہ،آرام
نگهدار	محافظ،حفاظت کرنے والا۔

تمرین

۱۔ چرا سعید به دیر بیدار شد؟
۲۔ سعید به مادرش چه گفت؟
۳۔ به نظرِ دُکتر، وی چه مُرَضی داشت؟
۴۔ آیا دُکتر به وی آمپول زده بود؟
۵۔ آنها داروهارا از کُجا خریدند؟
۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے۔
دقیقه۔ سرفه۔ قلب۔ تختخواب۔ بہبود۔
۷۔ سبق میں استعمال ہونے والے افعال امر الگ لکھیے۔
۸۔ مندرجہ ذیل جملوں کا فارسی ترجمہ کیجیے:
۱۔ وہ ابھی نہیں جاگے ہیں۔
۲۔ کیا آپ بیمار ہیں؟
۳۔ نہیں ہم ہسپتال نہیں جائیں گے۔
۴۔ ڈاکٹر صاحب، ازراہ کرم میرا بلڈ پریشر چیک کرلیجیے
۵۔ پریشان نہ ہوں۔ آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔

☆☆☆

دَر گذُر گاهِ جهان

دُنیا گذُر گاهی است
آغازوپایان ناپدیدار
راهی ، ناهموار
دراین گذُر گاه
کارِتو پیوستن به اُردو گاهِ خُوبی
کارِتودل بَستن به زیبایی
کارِتو گوهر ساختن ازسنگِ خاراست ـ
کارِتو پیکار
باتیر گی هاست ـ
کارِتو بهتر بُودن از دیروز ـ
کارِ تو شیرین کردنِ فرداست.

(فریدون مشیری)

فرہنگ

ناپدیدار	:	(نا+پدید+ار) غیرواضح، مُبہم۔
پیوستن	:	ملنا۔(مضارع: پیوندد)
اردو گاہ	:	(اُردو+گاہ) لشکرگاہ، فوجی کیمپ۔
خوبی	:	اچھائی، نیکی۔
دِل بستن	:	دِل لگانا۔
زیبائی	:	خوبصورتی، حُسن۔
سنگِ خارا	:	سخت پتّھر۔
پیکار	:	جنگ وجدل۔
تیرگی	:	اندھیرا۔

تمرین

۱۔ دُنیا چیست؟

۲۔ آغاز و پایانِ دُنیا چطوراست؟

۳۔ دراین دُنیا کار توچیست؟

۴۔ کارِ تودل بستن به چه چیزهاست؟

۵۔ کارِتو پیکار باچه چیزاست؟

۶۔ نظم میں استعمال ہونے والے متضاد الفاظ الگ لکھیے۔

۷۔ پہلے تین مصرعوں کونثری جُملے کی صورت میں لکھیے۔

۸۔ "گزُرگاهی" اور "خوبی" کی "ی" میں کیا فرق ہے ؟

☆☆☆

نمبروں کی تقسیم

بارھویں جماعت

تعلیمی سیشن 2006-2004

(انشائی) کل نمبر60

حصّہ اول

سوال نمبر۱	سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔	(20)

حصّہ دوم

سوال نمبر۲	پیرا گراف کا با محاورہ اُردو ترجمہ متن اور مصنف کا حوالہ بھی دیجئے	(15)
سوال نمبر۳	اشعار کا ترجمہ اور تشریح	(10)
سوال نمبر۴	شاعر/مصنف کے حالات اور ادبی خدمات پر نوٹ	(05)
سوال نمبر۵	فارسی میں مضمون لکھیں	(10)

(معروضی) کل نمبر40

سوال نمبر۶	درست جواب پر نشان(✓) لگائیے	(15)
سوال نمبر۷	فقرات میں دی گئی خالی جگہ پُر کریں	(15)
سوال نمبر۸	سوالات کے فارسی میں جوابات لکھیئے	(05)
سوال نمبر۹	فارسی میں ترجمہ کریں	(05)

☆☆☆

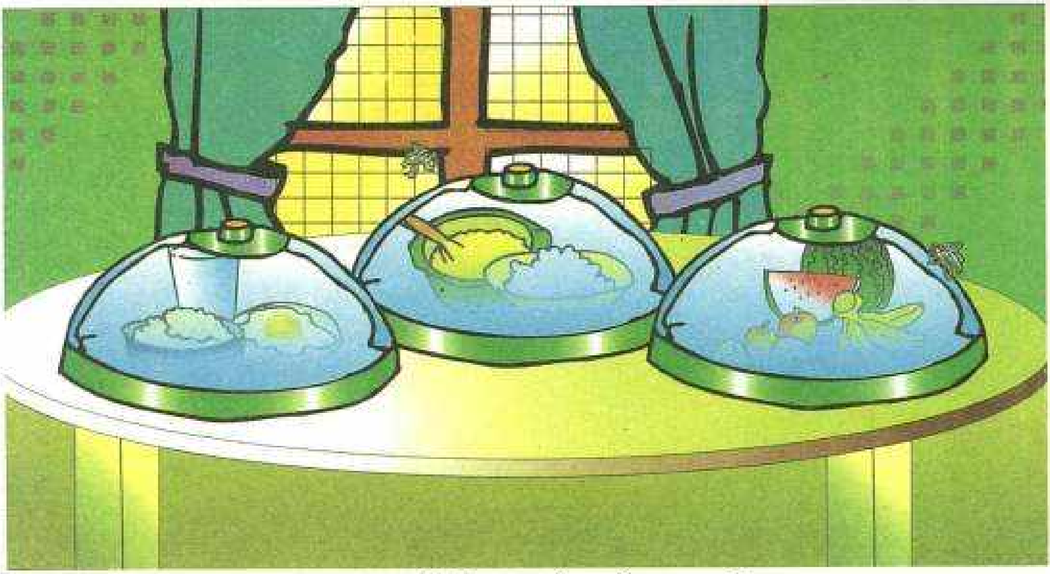

کھانے پینے کی اشیا کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔

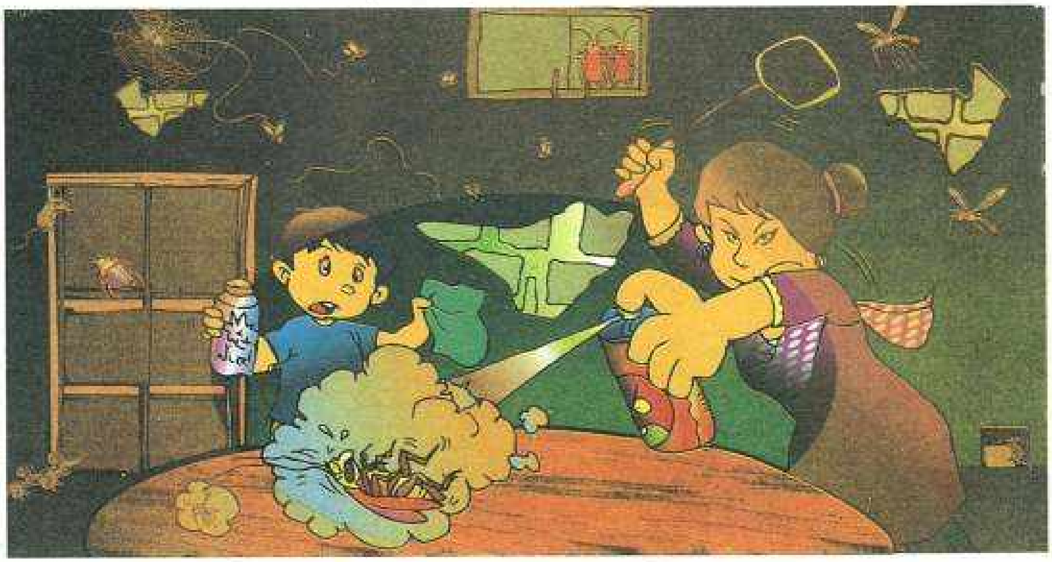

صفائی کے بغیر اچھی صحت ممکن نہیں، اپنے گھر اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ منظور شدہ نصاب کے مطابق معیاری اور سستی کُتب مُہیا کرتا ہے۔ اگر ان کُتب میں کوئی تصور وضاحت طلب ہو، متن اور اِملاء وغیرہ میں کوئی غلطی ہو تو گزارش ہے کہ اپنی آراء سے آگاہ فرمائیں۔ ادارہ آپ کا شکر گزار ہو گا۔

مینجنگ ڈائریکٹر
پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ
21-ای-II، گلبرگ-III، لاہور۔

فیکس نمبر: 042-99230679
ای میل: chairman@ptb.gop.pk
ویب سائٹ: www.ptb.gop.pk

Printed by: UBC Convertec (Pvt) Ltd. www.ubcconvertec.com
Designed by: ART CELL PCTB

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور